رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۷

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ
تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ [illegible]
فی پرچہ [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

خوبیٔ اسلام

(از مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیاپوری)

— (۲) —

محمد مصطفیٰ کی صورت و سیرت کا کیا کہنا
تمہیں تعلیم جن باتوں کی دی دین محمد نے
خدا نے رتبہ برتر سے برتر اُن کو بخشا ہے
فقط تریسٹھ برس کی عمر میں اسلام پھیلایا
نظر آجائینگی تم کو تمہارے نفع کی باتیں
سجائی آج یہ محفل ہوائے باغ جنت نے
مسلمانو! پڑے ہو رات دن تم خواب غفلت میں

احادیث اور قرآں دل سے پڑھ کر دیکھتے جاؤ
کسوٹی پر تم ان باتوں کو کس کر دیکھتے جاؤ
کہا جو رب نے وہ قرآں اٹھا کر دیکھتے جاؤ
ہوا عالم سے کیا عالم کا منظر دیکھتے جاؤ
ذرہ تم اپنی خواہش کو کچل کر دیکھتے جاؤ
نہ دیکھا ہو جو عالم اس کے اندر دیکھتے جاؤ
جہاں کا رنگ اب بستر سے اٹھ کر دیکھتے جاؤ

وہ ہیں کم بخت جو منہ موڑتے ہیں حکم داور سے
جسارت ہے یہ کیا اللہ اکبر دیکھتے جاؤ

فہرست مضامین

خوبیٔ اسلام - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
وہابیت پر بہتان ص۳ - غلو شیعہ - ص۴
قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار ص۴
معراجی نبی کا ظہور - - - ص۵
حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کا خواب - ص۶
نماز میں پیروں کا ملانا - ص۸ شیعہ کا تعصب ص۸
دید و دشن ص۱۰ حافظ ابن قیم - ص۱۱
ص۱۲
فتاوے ص۱۳ متفرقات - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - - ص۱۵/۱۶
اشتہارات - - - - ص۱۷/۲۰

العقل والنقل} جس میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا اور یہ کہ کبھی عقل کی ...

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ سے دو طالب علم نکالے گئے تھے۔ ایک محمد ادریس بھاگلپوری کو اس کی معافی مانگنے پر دوبارہ داخل مدرسہ کر لیا گیا ہے۔ (مینجر ادارۃ الاطلاع مدرسہ مذکور)

—— امرتسر۔ بارش آج (۱۶ ستمبر) تک نہیں ہوئی۔ ایک دو یوم ابر بھی منڈلاتے رہے۔ رات کو سردی بھی پڑتی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں شہر میں ہیضہ کا زور کم ہو گیا ہے (الحمد للہ) بلدیہ کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۰ تا ۱۴ ستمبر ۱۹۸ بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۶ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں صرف ہیضہ سے ۳۰ اموات ہوئیں۔

—— ۱۵ ستمبر کو لاہور و امرتسر کے درمیان دو لاریوں کا تصادم ہو جانے سے دو آدمی مر گئے۔

—— اخبار "سیاست" لاہور سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ وجہ اشاعت مضمون متعلق راولپنڈی کانفرنس ہے۔ (ایڈیٹر اور پریس سے)

—— اخبار "زمیندار" لاہور کی ضمانت چار ہزار روپیہ (۳ ہزار اخبار کی اور ایک ہزار کریمی پریس کی) کی ضبط کر لی گئی ہے۔

—— اصحاب ذیل حکومت پنجاب کے حکم سے نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔ اختر علیخان آف "زمیندار" کیتھل ضلع حصار۔ لال الدین قیصر لاہوری رہتک، مولوی شیر نواب خان قصور بھوانی۔ سید زین العابدین ملتانی سرسہ۔ سرور شاہ گیلانی موگہ۔ محمد الدین میر سدہڑ۔ مولانا محمد اسحاق مانسہروی کسولی۔ مصطفےٰ شاہ گیلانی۔ مسٹر عزیز ہندی دھرمسالہ۔ ابو سعید انور امرتسری کرنال۔ مولوی غلام نبی انصاری ایڈیٹر نیر اسلام لاہور نرائن گڑھ۔

—— لاہور ۱۳ ستمبر کی اطلاع ہے کہ محمد شریف جو شہید گنج فائرنگ میں مجروح ہو گیا تھا فوت ہو گیا

—— الہ آباد میں کرنیل گنج تھانہ کے نزدیک ایک بم پھٹ جانے سے ایک سپاہی مجروح ہو گیا۔

—— حکومت پنجاب نے ہر شخص کو تلوار رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ اب کسی جگہ پابندی نہیں رہی۔

"سیاست" سے ضمانت طلب کی گئی

"احسان" اور "زمیندار" کی ضمانتیں ضبط کی گئیں

یا اللہ!

مسلمانو! لڑائی چھوڑ کر خدا کے حضور آ جاؤ

اگر ایک طرف شیر ہے تو دوسری طرف چیتا جو ہمہ تن بکریوں کی میں میں کو بند کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اس حال میں بکریاں ایک دوسری کو سینگ مارتی ہیں تو بتاؤ ان کی زندگی کب تک محفوظ رہیگی؟ پنجاب کے مسلمانو! لاہور کے ذمہ دارو! اپنی زندگی چاہتے ہو تو ایک دن مقرر کر کے خدا کے سامنے روؤ اپنے کئے پر نادم ہو اور بدزبانیوں بدسگالیوں پر استغفار کرو۔ بغیر اس کے کہ آپس کے جرم یا مظالم شمار کرو سب بھول جاؤ اور دل سے متوجہ ہو کر خدا سے الفت اور محبت چاہو ورنہ سے

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

(ابو الوفاء)

ناظرین مطلع رہیں!

کہ جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم ہے اور ۲۶ ستمبر تک وصول نہ ہوگی یا مہلت، انکار وغیرہ کی اطلاع نہ پہنچیگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا وی پی واپس نہ ہو اگر کوئی صاحب گھر پر موجود نہ ہوں تو گھر والے وی پی کو ڈاکخانہ میں ایک ہفتہ تک امانت رکھوالیں مگر واپس ہرگز نہ کریں (مینیجر)

—— ۱۱-۱۲ ستمبر کی درمیانی شب کو اور اس کے بعد دوراتوں کو قبائلی لشکر نے کٹ سائی کے مقام پر سرکاری افواج پر گولیاں چلائیں مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— الہ آباد ریلوے سٹیشن پر ایک خالی ٹرین کا ایک آنے والی ٹرین سے تصادم ہو گیا۔ کئی ڈبے ٹوٹ گئے۔ تین مسافر مجروح ہوئے۔ دس ہزار روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے نظام دکن کی سیاحت یورپ پر بیس لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ اس دفعہ آپ نے کئی لاکھ روپیہ کا فرنیچر دکھانے وغیرہ کا سامان خرید کیا ہے۔

—— چونیاں ضلع لاہور میں ایک کھنڈر کے گر جانے سے چار لڑکیاں نیچے دب گئیں دو مر گئیں اور ۲ خطرناک طور پر مجروح ہیں۔

—— لاہور میں بھی ہیضہ شروع ہو گیا ہے۔ محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اس کے انسداد کے لئے تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

—— سپین میں بغاوت کرنے کے جرم میں ۱۲۵ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے ۳۶ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا اور پچاس کو مختلف المیعاد سزائیں دی گئیں۔

—— برلن (جرمنی) کی اطلاع ہے کہ ایک مشہور جرمن جنگی جہاز شدید حادثہ کا شکار ہو کر بحیرہ شمالی میں غرق ہو گیا۔ ۱۰ جہازی ہلاک ہو گئے ہیں۔

—— گینورو (جاپان) میں سیلاب اور طوفان آنے سے دو سو آدمی لقمہ اجل ہو گئے۔ کئی پل بہ گئے۔ کئی عمارتیں گر گئیں۔ اور برنسلے میں بھی کان پھٹ جانے سے ۱۷ اشخاص ہلاک اور ۸ مجروح ہوئے۔

—— روم کی اطلاع ہے کہ بحر اوقیانوس میں جو برطانوی بیڑا ہے اس میں مزید ۹ جنگی جہازوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جزیرہ ڈوڈاکین میں اٹلی اپنی افواج و اسلحہ بھیج رہا ہے۔ برطانیہ بھی اپنی حفاظت میں سرگرم ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ادجانی (ترکی) میں سونے کی بہت سی کانیں معلوم ہوئی ہیں۔

—— رنگون میں ایک آدمی کے قبضہ سے ...

نوٹ:۔ ۱۶ و ۱۷ ستمبر کی درمیانی شب کو پیر جماعت علی شاہ نے امرتسر میں تقریر کی جس میں اپنے مخالف رائے اصحاب کا ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۶)

سلسلہ ہذا کے نمبر ۳۱ تک جواب دیا گیا ہے آج بتیس نمبر ۳۲ جواب درج ذیل ہے:-

اعتراض ۳۲ } ابن تیمیہ امام الوہابیہ فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ فتاویٰ حدیثیہ ص۸۶۔ گویا آیت فعال لما یرید کا انکار کرتے ہیں جو کفر ہے۔

جواب ۳۲ } شیخ ابن تیمیہ کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ فتاوی حدیثیہ کا مصنف شیخ موصوف کے حق میں سخت ترین بدگو ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

ابن تیمیہ عبد خذلہ اللّٰہ واضلّہ واعماہ واصمہ واذلہ (ص۸۶)

ہم ان الفاظ مکروہہ کا ترجمہ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ توہینی الفاظ ایک بحر العلوم اور شیخ الاسلام کے حق میں ہیں اس لئے ایسے الد الخصام کا قول اس قابل نہیں کہ اس پر یقین کر کے شیخ الاسلام کے حق میں وہی کہا جائے جو یہ کہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ تم نے اپنے دعوے کا ثبوت نہیں دیا ہم از خود اس کا ابطال کرنے کو شیخ ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ کی عبارت سامنے رکھتے ہیں۔ شیخ ممدوح فرماتے ہیں:-

ان الرب تعالیٰ یفعل بمشیتہ وقدرتہ وانہ ماشاء کان ولم یشاء لم یکن وانہ لم یزل قادراً علی الافعال موصوفاً بصفات الکمال متکلما اذا شاء وانہ موصوف بما وصف بہ نفسہ وبما وصفہ بہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من غیر تحریف ولا تعطیل الخ (منہاج السنہ مطبوعہ مصر جلد ۲ ص۲۲)

یعنی صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت اور قدرت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ اس نے چاہا ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا اور وہ ہمیشہ سے افعال پر قادر ہے صفات کمال سے موصوف۔ جب چاہے متکلم ہے اور وہ اس وصف سے موصوف ہے جو اس نے خود بتائی اور اس کے رسول علیہ السلام نے بیان کی بغیر تحریف اور بغیر تعطیل کے۔

ناظرین کرام! اس سے زیادہ خدا کی نسبت صحیح عقیدہ کیا ہوگا۔ تاہم معترض الد الخصام خاموش نہ ہوگا کیوں؟

گل ست سعدی و در چشم دشمناں خار ست

معترض کا خبط ادھر تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ فرقہ شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ سے پیدا ہوا اس لئے ان کو وہابی کہتے ہیں شیخ موصوف نے ۱۲۰۶ھ یعنی تیرھویں صدی ہجری کے شروع میں انتقال کیا۔ جس کو آج تک ایک سو اڑتالیس سال ہوتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۲۸ھ میں انتقال کیا۔ جب شیخ الاسلام امام الوہابیہ ہوئے تو ۸ صدی ہجری میں بھی وہابیوں کا فرقہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ پھر محمد بن عبدالوہاب سے پہلے ہو کر اس کے پیرو کیونکر ہوئے اور وہاں کا پیشوا کیسے ہوا۔

تعجب نہیں مگر ان عقل کمال کے مالکوں سے یہی تعجب نہیں کہ پہلے کو پچھلے کی طرف منسوب کر دیں یہ لوگ وہی تو ہیں جنہوں نے کہا ہوا ہے کہ تمام انبیاء یہاں تک کہ حضور علیہ السلام سب حنفی تھے (اخبار العدل حنفی گوجرانوالہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۹ء ص۹)

یہ پنجابی مقولہ انہی کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

اسی آدم ہتھیں اگے ہوئے دادا گورو کھڈایا

اعتراض ۳۳ } "غیر مقلدین کے نزدیک راجندر اور لچھمن اور کرشن جی نبی ہیں۔ ہدیۃ المہدی ص۸۵۔ واللہ اعلم کس حدیث سے سند لی یا جھوٹ مارا۔"

جواب ۳۳ } غلط کہتے ہو مصنف ہدیۃ المہدی کا مطلب یہ ہے کہ جن اشخاص کو خدا نے قرآن مجید میں انبیاء میں شمار نہیں کیا مگر ان کی قومیں ان کو نبی مانتی ہیں جیسے راجندر وغیرہ ہم انکار نہیں کریں گے بلکہ ہم پر واجب ہے کہ یوں کہیں آمنا بجمیع انبیائہ ورسلہ لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون ص۸۵

یعنی ہم اللہ کے سب نبیوں کو مانتے ہیں اور ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے۔ اور ہم اسی خدا کے تابعدار ہیں

ناظرین! بتائیے اس میں کیا غضب ہو گیا جو مصنف ہدیۃ المہدی نے بماتحت آیت

اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ

ہندوستان چین ایران وغیرہ میں بھی آمد انبیاء کا امکان تسلیم کر لیا تو ظلم کیا ہوا۔ لیکن جن لوگوں کو اتنا بھی علم نہ ہو کہ نسبت امکانی اور نسبت فعلی میں بڑا فرق ہے وہ جو چاہیں کہیں۔ مزید تسلی کے لئے حضرت مجدد سرہندی قدس سرہ کے مکتوبات دیکھو۔

اعتراض ۳۴ } مولوی عبدالوہاب اور مولوی

جو معترض نے حدیث طلب کی ہے ہم نے بجائے حدیث کے آیت پیش کی ہے مطالبہ میں بکا ہے تو اس آیت پر ایمان لائے (منہ)

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۶/ پتہ: دفتر اہلحدیث (۹۱۱)

AsliAhleSunnet.com

ابوالقاسم بنارسی وہابی کے نزدیک مرغ کی
قربانی جائز ہے۔ جیسا کہ اخبار اہلحدیث
۱۳۴۳ھ سے ظاہر ہے۔

جواب ۳۴۲ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ اخبار اہلحدیث ۱۳۴۳ھ یہ کوئی حوالہ ہے۔ سال کے ۵۱ پرچے ہوتے ہیں جن کے کئی سو ورق ہیں۔ تمہارے پاس اگر ثبوت ہے تو صاف صاف پیش کرو۔ پرچہ کی صحیح تاریخ مع صفحہ کے بتاؤ۔ اچھا تمہارا فریب خوردہ یہ حوالہ پیش کرے اور ہمارا کوئی دوست ۱۳۴۳ھ کی جلد آگے رکھ کر کہے کہ سچے ہو تو اس میں سے یہ مسئلہ نکال دو۔ تو بتاؤ تمہارے اس چیلے پر کتنی مصیبت آئیگی اور وہ دل میں تم کو کتنا کوسیگا۔ پس سنو!

ان دونوں صاحبوں کے اقوال کا ثبوت پیش کروگے تو ہم اس کا جواب بتادیں گے۔ سردست ہم خود کہتے ہیں کہ قربانی کے معنے صدقہ خیرات بھی ہیں۔ ان معنے سے مرغی کیا تم کسی غریب کو انڈا ہی کھلادو تو تمہاری انڈے کی قربانی ہوگی۔ یقین نہ ہو تو حدیث جمعہ پڑھو جس میں ذکر ہے۔ ثم دجاجۃ۔ ثم بیضۃ (بخاری مسلم) یعنی جمعہ کے روز سب سے اول آنے والا ایسا ہے جس نے اونٹ قربانی کیا، سب سے اخیر وہ ہے جس نے مرغا قربانی کیا پھر وہ ہے جس نے انڈا قربانی کیا یعنی صدقہ دیا

ان دونوں صاحبوں کا مطلب اگر یہ ہو تو اعتراض کیا؟ مگر سہ خوئے بد را بہانہ بسیار (باقی)

غلو شیعہ

قرآن مجید میں غلو فی الدین سے سخت منع فرمایا ہے ارشاد ہے:۔ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ۔ (اے کتاب والو! دین میں غلو (حد سے نکل جانا) اختیار نہ کرو)

مگر شیعہ مومنین باوجود مومنین کہلانے کے اسی قدر غلو کرتے ہیں جس قدر اہل کتاب کرتے تھے۔ گذشتہ واقعات چھوڑئیے اس روشنی کے زمانے میں جس میں بت پرست بھی بت پرستی یا تو چھوڑ رہے ہیں یا اس کی تاویلیں کر رہے ہیں۔ شیعہ اصحاب ابھی پرانے غلط خیالات کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اخبار شیعہ لاہور میں امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدح میں دو شعر لکھے ہیں جو یہ ہیں:۔

کفی فی فضل مولانا علی ۔ وقوع الشک فیہ انہ اللہ
فمات الشافعی لیس یدری ۔ علیٌّ ربہ ام ربہ اللہ

ان اشعار کا اردو ترجمہ بھی خود ہی کیا ہے

فضائل میں علی کے یہ بلندی سب سے بڑھ کر ہے
زمانہ مبتلائے شک ہو اور اپنا خدا جانے
نہ اٹھا یہ شک شافعی پر بھی دم آخر
علی کو اپنا رب سمجھے کہ حق کو کبریا جانے

یعنی حضرت علی کی فضیلت کا یہ ثبوت کافی ہے کہ لوگوں کو گمان ہوا ہے کہ علی خدا تھے یہاں تک کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو وفات کے وقت بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کا رب علی ہے یا اللہ۔

معاذ اللہ کیا غلو ہے جس سے قرآن شریف نے منع فرمایا ہے۔ امام شافعی کا قصہ ایسا افترا ہے کہ یمجہ السماع و ینفر عنہ الطبائع

ہمارا مشورہ ہے کہ شیعہ اصحاب حضرت علیؓ کی الوہیت مشکوک نہ رکھیں بلکہ صاف صاف ان کو الٰہ کہیں کیونکہ آج سے پہلے بعض شیعہ اس مسئلہ کو صاف کرگئے ہیں۔ جنہوں نے علی کو مخاطب کرکے اظہار ایمان یوں کیا ہے

فرمان گزار حکم تو باشد قمر بچرخ
بر عرش و کرسی و قلم و لوح و آمری
(ترجمہ کشف الغمہ فارسی مطبوعہ ایران ص۱۴۲)

یعنی اے جناب علی آسمان پر چاند آپ کا فرمانبردار ہے عرش، کرسی، قلم اور لوح محفوظ پر آپ ہی حاکم ہیں۔

اگر اس وجہ سے حضرت علی کی الوہیت میں کسی کو شک ہے کہ آپ بے خبری میں ایک ظالم کے ہاتھ سے شہید ہوگئے تھے اگر آپ الٰہ ہوتے تو ایسا نہ ہوتا تو اس شک کو اس جواب سے دور کردے کہ ان سے پہلے مسیح بھی تو یہودیوں کے ہاتھ سے (بقول نصاریٰ) مصلوب ہوچکے ہیں تو کیا پھر ان کی خدائی میں کمی رہ گئی مسیحی لوگ (جو بڑے بڑے فلاسفر ہیں) آجتک ان معبود مانتے ہیں اگر ہم نے باوجود مقتول ہوجانے کے حضرت علی کو خدا مان لیا تو کیا برا کیا؟ آہ مولانا حالی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدا تو کافر
کواکب میں مانے کرشما تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
علی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جاجا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

قادیانی مشن

قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار

(بقلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

ہم بارہا تحریراً و تقریراً اس امر کا اظہار کرچکے ہیں کہ قادیانی مسیح کی کوئی ادا، کوئی قول، کوئی اصول ایسا نہیں جس میں (نبوت و رسالت تو بڑا بلند مقام ہے) معمولی خردمند انسانوں کی سی جھلک بھی موجود ہو۔

قادیانی علم کلام کا سنگین نما سرابی قصر محض نفسانیت و خودغرضی کی ریتلی اساس پر کھڑا ہے۔ ماہتاب علم کی ایک معمولی سی جھلک، نیر عقل کی ایک مدھم سی کرن بھی اس بودے محل کے تہس و نہس کرنے میں بم کے گولے کا کام دے سکتی ہے۔ مگر سمجھنے کو دل، سوچنے کو دماغ پڑھنے کو ایمان کی معقا عینک درکار ہے۔ قادیانی

(رسالہ مجددیہ۔ مصنفہ حضرت مجدد سرہندی ... (۹۱۳) ...)

"سلطان القلم" نے جس جدید علم کلام کی بنیا ڈالی ہے جس پر مرزائیوں کی جملہ اصناف پھر رہی ہیں۔ اس کے تباہ کن مجموعہ سے ایک ہلکا سا اخلاق سوز، ایمان پاش اصول درج ذیل ہے۔ (تفصیل کے لئے رسالہ علم کلام مرزا مصنفہ مولانا فاتح قادیان ملاحظہ ہو) چونکہ مرزا جی قادیانی اپنے خود ساختہ مشن کے پھیلانے کے لئے دن رات کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں اس طرح صرف کرتے تھے کہ نماز کے اوقات مفروضہ کی بھی پروا نہ کرکے عموماً جمع کرکے نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے اعتراضات سے بچنے کے لئے یہ اصول وضع کیا کہ

"کوئی یہ نہ دل میں گمان کرے کہ یہ روز گھر میں جمع کرکے نماز پڑھا دیتے ہیں نبی کریم نے پیشگوئی کی تھی کہ آنے والا شخص نماز جمع کیا کریگا سو چھ مہینہ تک باہر جمع کروا تا رہا ہوں اب میں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پورا کردینا چاہئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت کے قول کو پورا کرے کیونکہ وہ پورا نہ ہوا تو آنحضرت نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں ایک دفعہ نبی کریم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کڑے پہنائے جائینگے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا تو حضرت عمر نے اس کو سونے کے کڑے جو لوٹ میں آئے تھے پہنائے حالانکہ سونے کی چیز (پہننی) مردوں کے لئے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں (مثل خمر و خنزیر، سرقہ، زنا وغیرہ۔ معمار) لیکن چونکہ نبی کریم کے منہ سے یہ بات نکلی تھی اس لئے پوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دوسرے مسلمان کو بھی آنحضرت کے قول کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے" (رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱: ۳ ۱۹۰۶ء)

اول تو اس تقریر پر تزویر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ صریح افترا ہے کہ آپ کے کسی فرمان کا یہ منشا ہے کہ قادیان کا مشک و عنبر و کستوری کھانے والا نیز (حسب فیصلہ سشن جج ضلع گورداسپور) "شراب" استعمال کرنے والا ملکہ (بقول میاں محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء) "افیون" کھانے والا اور بقول خود فرشتگان کی گود میں پرورش پانیوالا (اشتہار الانصار اکتوبر ۱۸۹۹ء) اور فرشتوں کے ہاتھوں سے دواؤں کا "پڑا" منہ میں ڈلوا "طاقت ور" "تندرست" انسان ہوجانے والا (تریاق القلوب ص ۳۶ ط ۲) "مسیح موعود" جس نے بڑھاپے میں "بستر عیش" کے الہام گھڑ کر (البشریٰ جلد ۲ ص ۸۸) پہلی بیوی کو طلاق دی اور دوسری سے نصف درجن اولاد پیدا کی اور تیسری کمسن کے ساتھ آسمان پر نکاح پڑھے جانے کا اعلان کردیا اور ساری عمر اس کے ملنے کی امید میں گنوائی۔ ہاں ہاں وہ مسیح موعود جس کی معمولی سی تکلیف پر صحت بخشنے والی ادویہ خود بخود حاضر خدمت ہوکر خاکسار پیپرمنٹ (البشریٰ جلد ۲ ص ۹۴) کی مضحکہ خیز صدائیں بلند کرتی ہوں وہ "مسیح موعود" بیماری کے عذر سے آرام و راحت کے دولت کدہ میں نمازیں جمع کیا کریگا۔

خدا کی قسم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا دروغ بے فروغ، سیاہ نہیں سفید جھوٹ ہے۔ دوم مرزا جی کے اس اصول کی بنا پر دنیا جہان کی بدکاریاں، بدکرداریاں فرض و واجب قرار دی جاسکتی ہیں۔ دیکھئے بروائت مرزا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک یہ بھی پیشگوئی ہے کہ :-

"آخری زمانہ (جو بقول مرزا یہی زمانہ ہے۔ معمار) کے اکثر مولوی یہودیوں کے مولویوں سے مشابہت پیدا کرلیں گے × × اس قدر مشابہت پیدا کرینگے کہ اگر کسی یہودی نے ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کرلیں گے" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۱)

ایمان سے بتلاؤ کہ اگر تمہاری جماعت کے "اکابر" آنحضرت کی اس پیشگوئی کو خود پورا کرنے پر اتر آئیں کیونکہ مرزا صاحب کا حکم ہے کہ پیشگوئی خواہ حرام امور پر مشتمل ہو پوری کرنی ہر ایک کا فرض ہے؛ تو تم اپنے علماء کو اس فعل سے منع کروگے؟

یہی ہے تمہارے مجدد زماں، مسیح دوراں، سلطان المتکلمین کا علم کلام۔ جس پر تم لوگ نازاں ہو۔

(اہلحدیث) ... نمبر ۱۲ ... مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۹۳)

معراجی نبی کا ظہور

ناظرین سے کوئی مخفی نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں نبوت کا دعوےٰ کرکے دروازہ نبوت کھول گئے۔ چنانچہ میں بھی ایک نبی کا حال سناتا ہوں۔

معراجی نبی کا اظہار ایک دن کا ذکر ہے کہ میں مدرسہ محمدیہ نخت پور میں لڑکوں کو پڑھا رہا تھا۔ اتفاقاً ایک شخص نام رکیا ساکن نانی والا جو کہ ہمارے گاؤں سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے آگیا۔ قبل ازیں میرا اس سے کسی قسم کا تعارف نہ تھا۔ بعد سلام کے مجھ سے کہنے لگا کہ مجھ کو ایک مسئلہ دریافت طلب ہے قبل ازیں میں اس مسئلہ کو دو ایک جگہ دریافت کرچکا ہوں۔ لیکن تسکین نہیں ہوئی وہ مسئلہ یہ ہے کہ زید و بکر دونوں حقیقی بھائی ہیں دونوں کے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زید کی لڑکی کے آگے پھر لڑکا پیدا ہوا جو کہ زید کا نواسہ کہلاتا ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ آیا زید کے نواسے کا بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح عند الشرع جائز ہے یا نہیں:

میں } میں نے کہا میرے خیال کے نزدیک اس نکاح کے ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ جن رشتوں کو قرآن شریف پارہ لن تنالو رکوع آخر میں حرمت علیکم امھتکم الخ میں حرام قرار دیا ہے یہ ان سے مستثنےٰ ہے

معراجی نبی } کہنے لگا جب قرآن شریف کے بھیجنے والا اس رشتہ کو ناجائز قرار دیتا ہے تو پھر کون ہوسکتا ہے کہ خداوندی مہر کو توڑ کر اپنا سکہ رائج کرے

میں } یہ بالکل ٹھیک ہے کہ خداوندی مہر کو کوئی نہیں توڑ سکتا بلکہ جن ناپاک لوگوں نے ایسا قصد کیا۔ وہ

AsliAhleSunnet.com

ذلت ابدی میں مبتلا ہیں۔ لیکن یہ تو خداوندی مہر کو توڑنا نہیں بلکہ خداوند قدوس کے مرسلہ آیت کریمہ پر عمل کر کے خداوندی مہر کو مستحکم بنانا ہے۔ ہاں اگر کہیں دیگر جگہ آیت مذکورہ کی ناسخ موجود ہے تو پیش کرنے پر ہم کو سوائے سر خم کرنے کے کوئی عذر نہ ہوگا۔

معراجی نبی } آخر اس نے اپنی بھید کی قلعی کو کھولتے ہوئے اور مرزا صاحب کی نبوت کو منہدم کرتے اپنا راز ظاہر کر ہی دیا کہ میں آسمان میں اللہ تعالےٰ کے پاس گیا اللہ تعالےٰ نے مجھ کو ان چند مسئلوں سے آگاہ کیا جو قرآن شریف میں مشکوک ہیں (معاذ اللہ) جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو روبرو کھڑا کر کے اس رشتہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔

مَیں } توبہ کر وایسے کفریہ کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ معراج کے مستحق صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے نہ کہ دیگر نبی۔ تو پھر تو پلید اس درجہ کو کہاں حاصل کر سکتا ہے۔ اسی اثنا میں ولی محمد پٹواری وعبدالرحمٰن و دیگر احباب نعمت پور کے آگئے۔ جو کہ میری اس مرقوم شدہ تحریر کو بروقت مشکوک ہونے کے تائید کرنے کو طیار رہیں۔ کیونکہ ان صاحبان نے یہ کلمات خود اس کی زبان سے سنے بلکہ ان صاحبان نے چند سوال بھی کئے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

ولی محمد پٹواری وعبدالرحمٰن } بھلا یہ تو بتلا اگر تو خدا کے نزدیک پہنچا تو تجھے بہشت و دوزخ بھی دکھلائی گئی ہے یا نہیں؟۔ ہی بالصواب بیان کرنا تیری صداقت کی دلیل ہوسکتی ہے۔

معراجی نبی } ہاں بہشت و دوزخ کی سیر کرائی گئی۔ بہشت و دوزخ کو خوب گہری نظر سے دیکھا۔ بہشت کی درازی و چوڑائی مانند پٹیالہ شہر کے نظر آتی تھی اور دوزخ کو آگ سے دھکتی ہوئی پایا۔ اور دوزخ کے اوپر ایک پل دیکھا۔ جو کہ تلوار سے زیادہ تیز تھا اور بال سے زیادہ باریک اس کے نزدیک شیطان کو بیٹھا دیکھا کہ اس کے پاس ایک حقہ بھرا ہوا ہے۔ تمباکو کی بجائے لونگ و الائچی ڈالی ہوئی ہیں جو کہ نہایت خوشبودے رہی ہیں اور حقہ والا پکار رہا ہے کہ آؤ حقہ تیار ہے جو کوئی اس کے ساتھ حقہ پی لیتا ہے تو وہ جہنم میں دو ٹکڑے ہو کر گر جاتا ہے اور جو کوئی انکار کر دیتا ہے وہ صحیح سلامت پل سے پار گذر جاتا ہے۔

ولی محمد پٹواری وعبدالرحمٰن } اگر تو آسمان پر گیا تو وہاں کی نشانی دکھلا کیا لایا ہے؟ کیا کوئی کتاب وغیرہ آسمانی لایا ہے یا نہیں؟

معراجی نبی } آسمانی کتاب لانی بھول آیا۔ اگر کتاب لے آتا تو تم کو بلا چون وچرا ایمان لانا پڑتا ٹھٹھا مذاق تک نوبت نہ پہنچتی۔

مَیں } اس وسوسہ شیطانی سے توبہ کر دے۔ ایسے کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

معراجی نبی } وسوسہ شیطانی کیسے ہوسکتا ہے جبکہ میں صوم صلوٰۃ کا پابند ہوں۔ علاوہ ازیں نماز تہجد بھی پڑھتا ہوں اور کم سوتا ہوں۔ پھر شیطان سے کیا واسطہ؟

مَیں } عابد جاہل کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ معراج سوا نبی کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ خواہ عبادت میں کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو جاوے بلکہ ایسے بہت سے قصہ جات مشہور ہیں کہ جن کو معراجی وسوسہ میں آکر ذلت وخواری اٹھانی پڑے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

قصہ } ایک جنگل کے عابد کے پاس چند شریر لڑکے بوقت شب مصلحت کر کے آگئے کہ چل تجھ کو اللہ تعالےٰ نے ملنے کے لئے بلایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے دوست کو چشم بند کر کے براق پر سوار کر کے لانا۔ سو آپ چلیں عابد نے خوشی میں آکر جھٹ بے سوچے سمجھے آنکھیں بندھوالیں اور گدھے پر سوار کر لیا گیا اور پہاڑ کی طرف چل دیئے۔ جب پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوئی تو عابد نے پوچھا یہ کیا ہے۔ لڑکوں نے کہا یہ پہلا آسمان ہے یہاں تک کہ ساتویں پہاڑ پر پہنچ کر اور اس کو ساتواں آسمان قرار دیکر منزل کو ختم کیا اور ایک لڑکے کو درخت پر چڑھا کر اس کو اللہ کے نام سے پکارنا شروع کیا اور کہا کہ اللہ تیرا بندہ ہم لے آئے ہیں اس کو اوپر کھینچ لے۔ اوپر والے نے ایک رسہ لٹکا دیا کہ میرے بندے کو رستے سے باندھ دیں میں اوپر کھینچ لونگا عابد بے چارے کے گلے میں رسہ ڈال کر اوپر کھینچ کر نیچے چھوڑ دیا۔ بے چارہ عابد زور سے گرنے کے سبب بیہوش ہو گیا۔ اس عابد کی بے وقوفی پر شریر لڑکوں نے خوب قہقہہ لگایا اور گدھے والے کو آکر اطلاع دی کہ تیرے گدھے کو ایک چور فلاں پہاڑ کی طرف لے جا رہا تھا گمہار سن کر پہاڑ کی طرف گیا اور دیکھا کہ گدھے کے قریب پڑا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ شائد گدھے کو قریب باندھ کر سو گیا ہے۔ اس خیال سے عابد کی جوتوں سے خوب مرمت کی۔ اس خاطرداری سے عابد ہوش میں آیا اور اپنی نافہمی اور بے وقوفی پر نادم ہوتے ہوئے معراج غیر نبی کا عقیدہ اپنے دل سے نکال دیا۔ سو ایسے گندے عقائد کی یہی سزا ہے۔

مَیں } آپ کو مثل عابد کے وسوسہ شیطانی ہے اس سے توبہ کر دے ورنہ ابھی بے عزتی کے ساتھ مارپیٹ کر مدرسہ سے نکال دیا جاتا ہے۔

معراجی نبی } اچھا تمہارے کہنے پہ توبہ کرتا ہوں ورنہ میری گفتگو میں تو کوئی شک نہیں۔

میں } اس دن کے بعد نہ تو یہ ہمارے گاؤں میں آیا اور نہ ہی دیگر کسی قسم کی شیطانی گفتگو کی صدا ہمارے کانوں میں آئی۔

جدید نبی کے عقیدہ رکھنے والی جماعت } کے لئے یہ نہایت بہترین خوشخبری ہے اور ان کا فرض ہے کہ پرانے نبی کو چھوڑ کو تازے نبی معراجی کی اقتدا کریں۔ کیونکہ حدیث (لا نبی بعدی) کی یہ جماعت بھی منکر ہے اور انکا فرض اس کو صرف تسلیم کرنے تلک ہی محدود نہیں بلکہ انکا فرض یہ بھی ہے کہ اس معراجی نبی کی ہر امر میں پیروی کرتے ہوئے اور اس کی نبوت کی تائید کرتے ہوئے اس کے حوصلہ کو دوبالا کریں۔ فقط

الراقم عبداللہ نعمت پوری مدرس مدرسہ محمدیہ اہل حدیث نعمت پور (ریاست پٹیالہ)

اہلحدیث } کتب طب میں لکھا ہے کہ جنون کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ مجنون اپنے کو نبی جاننے لگ جاتا ہے ایسے لوگوں کی بات سن کر دعائے صحت کر دینی چاہئے شہرت دینے کی ضرورت نہیں۔

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب (۹۱۳) قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا

مذاہب اربعہ[1] وطرق اربعہ[2] کی نسبت خواب میں سوال کرنا۔ اور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شاہ صاحب موصوف کو جواب دینا

مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری نے کتاب "سوانح احمدی" درحالات سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب صفحہ ۹۳ میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا مکمل خواب بیان کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

اس عرصہ میں حضرت سید صاحب نے ایک خط بحضور پرنور جناب مرشد شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے نام مکہ معظمہ سے روانہ کیا۔ جن ایام میں یہ خط شاہ صاحب کو پہنچا تو ۲۷ رجب المرجب کو شاہ صاحب موصوف نے ایک عجیب غریب اور عبرت انگیز اور ہدایت آمیز خواب اس طرح پر دیکھا۔

خواب ایک بڑا فراخ اور وسیع میدان ہے اس میں سفید فرش مثل براق بنہایت عمدگی و تاب آب سے بچھا ہوا ہے۔ اس فرش پر بہت سے آدمی نورانی چہرہ اور عمدہ شکلوں والے لباس فاخرہ پہنے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ اسی فرش پر میں (شاہ عبدالعزیز) بیٹھ گیا۔ ناگاہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ جانب قبلہ سے نمایاں ہوکر رونق افروز اس مجلس میں ہوئے اور میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) آپ کے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھا اور اس موقع کو غنیمت جان کر چند حسب ذیل سوال عرض کئے۔

اول سوال کیا کہ یہ چاروں فقہاء[1] کے مذہب میں سے کونسا مذہب آپ کو پسند و مختار ہے؟

جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان چاروں مذہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کوئی مذہب بھی مجھ کو پسند نہیں ہے اور ان میں سے کوئی مذہب میرے طور وطریقے پر نہیں ہے ان سب میں افراط و تفریط ہوگئی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے:-

پھر میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) نے یہ عرض کیا کہ ان مشہور طرق[2] اولیاء اللہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) میں سے کونسا طریقہ حضور کے طور پر ہے؟

جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان میں سے بھی کوئی طریقہ میرے طور پر نہیں ہے۔ ہر طریقے میں کچھ نہ کچھ چیزیں نامرضی وخلاف طور میرے لوگوں نے ایجاد کرلی ہیں۔ اس وجہ سے سب کے سب (یعنی چاروں مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی و چاروں طریقے) ہمارے طور وطریقے سے دور جا پڑے ہیں۔ کیونکہ ہمارے عہد میں صرف تین طور کے شغل حصول تقرب الٰہی کے لئے یعنی ذکر اللہ و تلاوت قرآن مجید و نماز تھے۔ اب ان لوگوں نے ذکر کو شغل مقرر کر لیا ہے اور تلاوت قرآن اور نماز کا جو اصل اشغال حصول تقرب الٰہی کے تھے متروک کر دیا ہے"

شاہ صاحب موصوف نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس جواب کو شائع کر دیا۔ مولانا جعفر صاحب لکھتے ہیں کہ پھر حضرت شاہ صاحب موصوف نے (تبلیغ حق کی بناپر اسی دن یا دوسرے دن) اس خواب کو تحریر کرا کر اس کی نقلیں جابجا ارسال کر دیں تاکہ امور متفرقہ میں خلائق خدا غور کر کے راہ اعتدال کی اختیار کرے اور افراط و تفریط سے باز آئے۔ (سوانح احمدی صفحہ ۹۳ تا آخر صفحہ۔ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب)

اب سوال یہ ہے اگر کسی صاحب کو شاہ صاحب موصوف کی اس تحریر مذکورہ ونقل کا علم ہو یا خود انکے اپنے پاس ہو یا کسی دوسرے صاحب کے پاس تو مہربانی فرماکر بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

علماء احناف اور خصوصًا دیوبندی علماء سے التماس

یہ ایک ظاہر امر ہے کہ جب شاہ صاحب موصوف نے اس خواب کو تحریر کرا کر جابجا شائع کرا دیا تھا۔ جس سے آپ کا مقصد ترک مذاہب اربعہ و ترک طرق اربعہ تھا تو لازمی طور پر شاہ صاحب موصوف نے خود بھی اس پر عمل کیا ہوگا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شاہ صاحب موصوف ان مذاہب اربعہ وطرق اربعہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے اور حنفی، شافعی، مالکی اور قادری چشتی وغیرہ کو حق پر نہیں جانتے تھے۔ جیسا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواب میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ یہ حق پر نہیں ہیں۔ تو اب وہ لوگ جن کو شاہ صاحب موصوف سے عقیدت ہے اس پر غور کریں اور اس مذہبیت و طریقیت کو ترک کر کے شاہ صاحب موصوف کی طرح غیر مقلد یا بلفظ دیگر اہل حدیث ہوجائیں ورنہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی موصوف کی طرف ان لوگوں کا اپنے کو نسبت کرنا غلط ثابت ہوگا

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

الداعی الی الحق الصریح القدی الشیخ احمد الدہلوی خادم السنت المطہرۃ فی المسجد النبوی مدینہ شریف حجاز عرب شریف)

---

[1] یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ ۱۲

[2] طریقہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ۔ ۱۲

معیار حق

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ آلارا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے بفضلہ تعالیٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قیمت عہ (منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر القرآن بکلام الرحمن (عربی) مصنفہ مولانا (۹۱۵) ثناء اللہ صاحب۔ قیمت للعہ (زنجرہ)

AsliAhleSunnet.com

نماز میں پیروں کا ملانا

پرچہ اہلحدیث ع۳۴ مجریہ ۲۱ جون ۱۹۳۵ء سے

الزاق القدمین کا مضمون مولوی محمد احمد سرائمری کی جانب سے تخمیناً تین پرچوں میں شائع ہوا۔ تبع سنت کے لئے تو اس پر کسی کے اقوال کی ضرورت نہیں مگر ہمارے محترم فریق مقابل بقول امام رازی و ابن تیمیہ و ابن القیم اگر آیات قرآنیہ واحادیث اصح الکتب بھی پیش کی جاویں التفات نہ کریں گے حتی کہ ان کے معتقد و مستند سے نہ پہنچے۔

اور یہ امر بدیہی ہے آدمیوں کا صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ میرے علم میں کسی ایک آدھ حنفی متقدم سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں سب کے سب اس امر میں متفق ہیں۔

یہ کتب متداولہ فقہ و شروحات فقہ شب و روز مزاولت کی جاتی ہیں کسی ایک میں اس کے برعکس دکھانے کی کس کو جرأت ہے یہ مرض ایسا مرگ عام کی طرح پھیلا ہوا ہے کہ جس میں جاہل تو ایک طرف رہے علماء بھی مبتلا ہیں۔ جیسے انسان اچھوتوں سے اپنے جسم کو محفوظ رکھتا ہے اور علیحدہ سرک جاتا ہے جہاں کسی انسان نے پیر لگایا جھٹ اچھل ہاتھ بھر دور جا پہنچے۔ حضرت انس بن مالک خادم نبوی فرماتے ہیں ہم صحابہ آپس میں ایک دوسرے کے شانہ اور قدم نے اپنے شانہ اور قدم ملا ملا کر کھڑے ہوتے تھے آپ کے زمانہ میں جیسا کہ بخاری باب الزاق المنکب میں ہے مستخرج اسمٰعیلی میں اس حدیث میں اتنے الفاظ اور وارد ہیں تتمہ کی طور سے جیسا کہ فتح الباری ص۱۵۶ ج ۲ میں ہے :-

لو فعلت ذلک باحدھم الیوم لنفر لانہ بغل شموس۔ اگر میں آج یہ فعل ان کے ہمراہ کرتا ہوں تو اس طرح بھاگتے ہیں جیسے سرکش خچر۔ شہ اپنے گریبان میں ہر کس مونہہ ڈال کر غور کر کے بتا سکتا ہے کہ یہ فعل کس درجہ کا مذموم ہوگا۔ حالانکہ امام محمد کتاب الآثار ص۲۱ باب اقامۃ الصفوف میں لکھتے ہیں :-

عن ابراھیم انہ کان یقول سووا صفوفکم وسووا مناکبکم تراصوا ولیتخللنکم الشیطان کاولاد الحذف قال محمد وبہ ناخذ لا ینبغی ان تیرک الصف وفیہ الخلل حتی یسووا وھو قول ابی حنیفۃ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں صفیں اور شانہ برابر کرو اور بیچ کرو ایسا نہ ہو کہ شیطان بکری کے بچہ کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جائے امام محمد کہتے ہیں ہم بھی اسکو لیتے ہیں صف میں خلل چھوڑ دینا لائق نہیں حتیٰ کہ ان کو درست نہ کر لیا جاوے اور یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے۔

فتاوے غرائب باب ۲ فی فضل الصفوف

عن الفتاوی سمرقندی ینبغی ان یتراصوا فی الصفوف لقولہ علیہ السلام تراصوا فی الصفوف لئلا یتخلل الشیطان۔ شمنی کراس نے شرح نقایہ میں نیز بحرالرائق ورق ع۲۶۳ عالمگیریہ مطبوعہ کلکتہ ص۱۲۳ درمختار مع الشامی ص۵۹۳ ہے۔ ینبغی للماموین ان یتراصوا وان یسدوا الخلل فی الصفوف و ان یسووا مناکبھم وینبغی للامام ان یامرھم بذلک وان یقف وسطھم وفی الفتاوی التاتار خانیہ واذا قاموا فی الصفوف تراصوا وسووا بین مناکبھم۔ یعنی مقتدیوں کو چاہئے کہ چونہ گچ کریں اور درزوں کو صفوں میں بند کر دیں اور شانوں کو ہموار رکھیں بلکہ امام کو لائق ہے کہ انہیں اس امر کا حکم کرے پھر بیچ میں کھڑا ہو فتاوی تاتارخانیہ میں ہے کہ جب صفوں میں کھڑے ہوں تو گچ کریں اور کندھے ہموار کریں شامی ص۵۹۵ ج ا میں ہے کہ اگر آدمی دوسری صف میں ہے اور پہلی میں ایک آدمی کی جگہ ہے تو چل کر پہلی صف میں اس خالی جگہ کو پر کر دے تو نماز میں کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ لانہ مامور بالمراصۃ قال علیہ السلام تراصوا الصفوف ذکرہ عن المنخیرۃ شامی خلل کا ترجمہ فرماتے ہیں ھو انفراج بین الشیئین یعنی دو چیزوں میں جو فاصلہ اور شگاف ہو اسے کہتے ہیں منتہی الادب ص۳۰۵ ج ا میں ہے خلل محرکۃ (؟) رخنہ میان دو چیز اور ص۴۶۷ ج ا میں ہے۔ رص الشئ بالشئ برھم چسپانید یکے را بادیگرے واستوار گردان اور تراصص میں لکھتے ہیں۔ بریکدیگر چسپیدن مردم در صف یقال تراصوا فی الصف اذا تلاصقوا وانضموا فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوعہ نولکشور ص۱۵ ج ا میں ہے والنسق نبذہ من سنن الصف تکمیلا من سنۃ التراص فیہ والمقاربۃ بین الصف والاستواء فیہ۔ (باقی)

شیعہ کا تعصب

بجواب

"حضرت عمر کی فضیلت"

اس عنوان سے شیعہ اخبار الواعظ (لکھنؤ) بابت ۱۶ مئی ۳۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون تو بہت تلخ اور تعصب سے لبریز۔ مگر ہم مضمون کا لب لباب نقل کر کے شیعہ راقم مضمون کا تعصب نفسانی کی حقیقت واشگاف کرتے ہیں (بحولہ وقوتہ) راقم مضمون نے بخاری شریف سے ایک حدیث نقل کر کے حسب ذیل ترجمہ کیا ہے۔

"محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے جناب رسول خدا سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اس وقت حضرت کے پاس چند قریشی عورتیں تھیں جو حضرت سے چیخ چیخ کر دیر سے باتیں کر رہی تھیں جب حضرت عمر ابن خطاب نے آنے کی اجازت چاہی تو وہ جلدی سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں جناب رسول خدا نے حضرت عمر کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت عمر جب اندر آئے تو جناب رسول خدا ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر بولے خدا آپ کو ہنسائے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس تھیں۔ جب تمہاری

تفسیر ثنائی (اردو) پورے قرآن کی تفسیر اہلحدیث (۱۹۱۴) ص۳۰ (بحوالہ اہلحدیث امرتسر)

AsliAhleSunnet.com

آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں ہو رہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے وہ ڈریں۔ اس کے بعد حضرت عمر نے اُن عورتوں سے کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے تو ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہیں ڈرتی۔ اس پر اُن عورتوں نے (نہایت بے پرواہی سے کہا) ہاں تم رسول خدا سے زیادہ تندخو اور سخت ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا اے ابن خطاب اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس راستہ پر شیطان تم کو چلتا ہوا مل جاتا ہے وہ اس راستہ کو چھوڑ کے دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے۔"

ناظرین کرام! یہ حدیث حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب (دادا داماد علی مرتضیٰ) رضی اللہ عنہما کی فضیلت و منقبت پر دال ہے مگر بقول ؎

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

شیعہ راقم مضمون کی نظر میں اس سے حضرت عمر کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے زعم باطل میں پیغمبر خدا کی توہین ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ توہین رسول کا ثبوت اُس نے الفاظ ذیل میں دیا ہے:-

"یہ بات اس میں دیکھنے کے قابل ہے کہ یہ فضیلت ہے بھی یا نہیں؟ اگر حضرت عمر کے اس واقعہ میں کوئی فضیلت نکال بھی جائے تو پیغمبر خدا کی اس میں سخت توہین ہوتی ہے اس لئے کہ حضرت سے قریش کی عورتیں ذرا بھی نہ ڈریں اور حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے۔"

چونکہ شیعہ راقم مضمون نے پیغمبر خدا کی توہین ثابت کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے اس لئے اسے بکف چراغ داشتہ رسول پاک پر یہ الزام لگایا کہ "حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے" (معاذ اللہ من ہذہ الجرأت الشنیعہ) حالانکہ حدیث مذکور میں نہ ایسے الفاظ موجود ہیں نہ اُس سے یہ مفہوم ثابت ہوتا ہے۔ پھر شیعہ راقم مضمون نے لکھا ہے:

"حضرت عمر جب واقعہ معلوم کر کے ان عورتوں پر خفا ہوئے تو اُن عورتوں نے کہا کہ ہم تم کو رسول خدا سے زیادہ بدخو اور سخت دل سمجھتے ہیں یعنی معاذ اللہ رسول کو صحابیاتؓ بدخو اور سنگدل سمجھتی تھیں اور حضرت عمر کو ان سے زیادہ سنگدل اور بدخو سمجھتی تھیں۔ قرآن مجید تو اعلان کر رہا ہے کہ لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک (پ ۴ ع ۸) اے رسول اگر آپ بدخو اور تنگدل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس نہ پھٹکتے اور صحیح بخاری قرآن مجید کے خلاف حدیث پیش کر رہی ہے کہ رسول اللہ معاذ اللہ بدخو اور سنگدل تھے۔"

سچ ہے ؎ بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

ناظرین! غازی محمود دھرمپال نے آریہ ہونے کے زمانہ میں آیت واللہ اشد باسا واشد تنکیلا پر اسی قسم کا اعتراض کیا تھا چنانچہ رسالہ "ترک اسلام" میں لکھا ہے:

"قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ خدا بڑا لڑاکا ہے بھلا جب خدا ہی لڑاکا ہو گیا تو پھر زمین پر صلح اور امن کیونکر قائم کر سکتا ہے۔"

شیعہ راقم مضمون نے بقول ؎

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

بابو دھرمپال کے تتبع میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب بغور ملاحظہ کیجئے۔ حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) تحریر فرماتے ہیں:-

والجواب ان الذی فی الایۃ یقتضی نفی وجود ذلک لہ صفۃ لازمۃ فلا یستلزم ما فی الحدیث ذلک بل مجرد وجود الصفۃ لہ فی بعض الاحوال وھو عند الانکار والمنکر واللہ اعلم (الی قولہ) وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یواجہ احدا بما یکرہ الا فی حق من حقوق اللہ وکان عمر یبالغ فی الزجر عن المکروھات مطلقا وطلب المندوبات فلھذا قال النسوۃ لہ ذلک انتہی۔

اب ذرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سخت خوئی کی ایک مثال شیعہ مذہب کی کتاب سے بھی ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر مجمع البیان جلد ۲ زیر آیت "یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا" (احزاب ۲۱) یہ روایت مرقوم ہے:-

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ جالسا مع حفصۃ فتشاجرا بینھما فقال ھل لک ان اجعل بینی و بینک رجلا قالت نعم فارسل الی عمر فلما ان دخل علیھما قال لھا تکلمی فقالت یا رسول اللہ تکلم ولا تقل الا حقا فرفع عمر یدہ فوجا وجہھا ثم رفع یدہ فوجا وجہھا فقال لہ النبی کف یا عمر فقال عمر یا عدوۃ اللہ النبی لا یقول الا حقا والذی بعثہ بالحق لولا مجلسہ ما رفعت یدی حتی تموتی۔

یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حفصہ کے پاس بیٹھے تھے یکایک آپ میں (اور بیوی) حفصہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا تو آپ نے حفصہ سے فرمایا کیا میں اپنے اور تمہارے درمیان ایک منصف مقرر کروں؟ حفصہ نے کہا ہاں مقرر کیجئے۔ پس آپ نے حضرت عمر کے پاس پیغام بھیجا جب حضرت عمر آئے تو آپ نے حفصہ سے کہا بیان کرو۔ حفصہ نے جواب دیا کہ آپ ہی کہئے مگر سچ سچ کہئے گا اس پر حضرت عمر نے (اپنی بیٹی) حفصہ کو دو تمانچے رسید کئے۔ پس آپ نے حضرت عمر سے کہا بس بس۔ حضرت عمر نے کہا اے حفصہ دشمن خدا نبی حق بات ہی کہا کرتے ہیں خدا نے ان کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اگر رسول کی مجلس نہ ہوتی تو تجھے میں اتنا مارتا کہ تو مر جاتی۔"

دشمنانِ صحابہؓ دل سے بغض نکال کر اس روایت پر غور کریں اور تبرا بازی سے بعض آئیں ؎

صحابہؓ سے جسے کچھ بغض و عار ہوگا
وہ عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہوگا

(راقم محمد عبداللہ الاعظمی کان اللہ لہ از مئو)

لہ وہ ازواج رسول تھیں۔ دیکھو فتح الباری وغیرہ ۱۲ منہ

[illegible] (۹۷) [illegible]

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رح
رسالہ مجددیہ کا فارسی زبان سے اردو میں ترجمہ عقائد شیعہ کی تردید میں ہے۔ قیمت صرف ۸؍ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

ویددرشن

(۴)

ویدوں کے مصنفین یا ملہمین کے نام جن کو رشی کہتے ہیں اب تک محفوظ ہیں چنانچہ ہر سوکت یا منتر کے شروع میں یہ نام اکثر خفی قلم سے لکھا رہتا ہے بعض دفعہ خود منتروں میں رشی اپنا نام ظاہر کرتا ہے جسطرح غزل میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ رشی کے ساتھ خفی قلم سے اس دیوتا کا نام بھی لکھا رہتا ہے جس کی تعریف میں وہ منتر یا شوکت ہے۔ نیز جس بحر میں کوئی منتر ہوتا ہے اس کا نام بھی شروع میں لکھ دیتے ہیں۔ سنسکرت میں عروض یا بحر کو چھند کہتے ہیں۔

ویدوں کی سب سے قدیم تفسیریں وہ کتابیں ہیں جو برہمن کہلاتی ہیں۔ لفظ برہمن کے معنے اس مقام پر تفسیر ہی کے سمجھنے چاہئیں۔ یہ تفسیریں اتنی قدیم ہیں کہ عام ہندو ان کو بھی الہامی اور ویدوں ہی کا ایک جزو مانتے ہیں۔ وید کے متن اور ان تفسیروں میں فرق کرنے کے لئے متن کو سنگھتا یعنی منتروں یا دعاؤں کا مجموعہ کہتے ہیں۔ رگ وید سنگھتا کے متعلق ایتریہ برہمن ہے۔ سام وید سنگھتا کے متعلق تانڈیہ پنچ وس برہمن ہے۔ شکل (سفید) یجروید سنگھتا جس کو واجسنئی سنگھتا بھی کہتے ہیں اس کے متعلق شت پتھ برہمن ہے جو تمام برہمنوں میں مشہور ترین برہمن ہے کرشن (سیاہ) یجروید سنگھتا کے متعلق (جسکو تیتریا سنگھتا بھی کہتے ہیں) جو برہمن ہے وہ تیتریا برہمن کہلاتا ہے۔ اتھروید سنگھتا کے متعلق گوپتھ برہمن ہے۔ خاص برہمن یہی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی برہمن سنگھتاؤں کے متعلق ہیں۔

ایک عرصہ دراز تک یہ تفسیریں درس و تدریس میں رہیں یہاں تک کہ گوتم بدھ نے ویدک دھرم اور خاصکر اس کی قربانیوں پر ایسی ضرب کاری لگائی کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا یکقلم موقوف ہو گیا۔ زاں بعد جب شنکر آچاریہ وغیرہ کی کوششوں سے ویدک دھرم ازسرنو زندہ ہوا تو اب سے کوئی پانچسو برس پہلے سائین آچاریہ نے وہ مشہور و معروف تفسیر لکھی جس سے ویدوں کا کوئی طالب علم مستغنی نہیں ہو سکتا اور حق تو یہ ہے کہ آج جو بھی ویدوں کے عالم اور ماہر دنیا میں موجود ہیں ان سب کا استاذ الاساتذہ ساین آچاریہ ہی ہے۔ ساین نے تمام ویدک لٹریچر کی بسوط شرحیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ اینٹ اور بھی دھر وغیرہ آچاریوں نے قریب قریب اسی زمانہ میں یجروید کی تفسیریں لکھیں۔

یہ سب تفاسیر سنسکرت زبان میں ہیں کسی غیر زبان میں اب تک ویدوں کی کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی بجز غالباً اتھروید یا اس کے کسی حصہ کے فارسی ترجمہ کے جس کو ملا عبدالقادر بدایونی نے کیا تھا۔ البتہ جب سے انگریزوں کے قدم ہندوستان میں آئے اس وقت سے یورپین فاضل خاصکر جرمنی اور فرانسیسی عالم برابر ویدوں کے مطالعہ میں مشغول ہیں اور ان کی کوششوں اور محنتوں کی بدولت ہر شخص جو کسی بھی مشہور یورپین زبان کو جانتا ہے بآسانی ویدوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ چونکہ انگریزی زبان اس ملک میں بہت مروج ہو چکی ہے اس لئے ذیل میں ان تراجم کا ذکر کرتا ہوں جو اس زبان میں چاروں ویدوں یا کسی ایک پورے وید کے موجود ہیں تاکہ جو صاحب اس فن میں زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان کی طرف رجوع کر سکیں۔

انگریزی کا سب سے زیادہ سہل الحصول ترجمہ مسٹر آر۔ ٹی۔ ایچ گرفتھ کا ہے۔ یہ صاحب گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس کے پرنسپل تھے اور گو ہندو نہ تھے مگر سنسکرت لٹریچر اور ہندو مذہب کے عاشق صادق تھے۔ انہوں نے چاروں ویدوں کا ترجمہ کیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نام وید	تعداد جلد	تعداد صفحات	قیمت
رگ وید	دو جلد	۱۲۶۴	چودہ روپیہ
سام وید	ایک جلد	۳۳۸	چار روپیہ
یجروید (سفید)	ایک جلد	۳۷۲	چار روپیہ
اتھروید	۲ جلد	۹۳۲	بارہ روپیہ

کیفیت } تقطیع ۸½ × ۵½"۔ ٹائپ واضح۔ ملنے کا پتہ۔ ای۔ جے۔ لازس کمپنی۔ میڈیکل ہال پریس بنارس۔

پروفیسر ولسن صاحب بھی سنسکرت کے بڑے زبردست عالموں میں سے تھے۔ یہ مسٹر گرفتھ اور پروفیسر میکس مولر کے استاد تھے۔ انہوں نے رگ وید کا نہایت عمدہ ترجمہ کیا ہے جو چھ جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ چار جلدیں خود ولسن صاحب کی ترجمہ کی ہوئی ہیں۔ باقی دو جلدوں کو ان کے بعد مسٹر کوول اور مسٹر ویبسٹر نے لکھ کر پورا کیا۔ بڑی خوبی اس ترجمہ کی یہ ہے کہ مترجمین نے وید کا وہی مفہوم لکھا ہے جو سائن آچاریہ کی تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی قیاس آرائی کو مترجمین نے بالکل دخل نہیں دیا۔

اتھروید کا انیس کانڈوں تک ترجمہ پروفیسر وھٹنی اور ان کے جانشین پروفیسر لین مین نے کیا ہے اور امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی نے بہت بڑی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں شائع کیا ہے۔

سام وید کا ایک انگریزی ترجمہ بہت عرصہ ہوا پادری اسٹیفنس صاحب نے کیا تھا۔

سیاہ یجروید کا ترجمہ حال میں پروفیسر اے۔ بی کیتھ نے کیا ہے اس کو بھی ہارورڈ یونیورسٹی نے شائع کر دیا ہے۔ اسٹیفنس اور ولسن صاحبان کے ترجمے اب کمیاب ہو گئے ہیں۔ وھٹنی اور کیتھ صاحبان کے ترجمے کافی قیمتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی صاحب ان سب کتابوں کو دیکھنا چاہیں تو کلکتہ کی امپیریل لائبریری سے صرف آمدورفت کا محصول ادا کرنے پر بلا کسی فیس وغیرہ کے یہ کتابیں دیکھنے کو مل سکتی ہیں۔ (باقی)

ابطال الہام وید } مصنفہ مولانا ادریس خان صاحب بدایونی۔ اس رسالہ میں وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہو سکا۔
قیمت ۶؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible] (۹۱۸) [illegible]

AsliAhleSunnet.com

حافظ ابن حزمؒ

اکمل البیان کا مسودہ جو دفتر ہذا میں موجود تھا وہ سب ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے مصنف کی علالت کی وجہ سے نیا مسودہ ابھی تک نہیں آیا۔ مگر ان کی چٹھی سے جو دفتر میں آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب ارسال کر دیں گے۔ (مدیر)

اسلام نے جس قدر حصول علم کی تاکید کی اور اس کی خوبیوں کو بہترین انداز میں پیش کیا اس کا دسواں حصہ بھی کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

اسلام صحیح معنی میں حامی علم اور علماء ہے۔ قرآن مجید کی بے شمار آیات اور احادیث نبویہ کی ان گنت روایات اس امر پر صاف شاہد ہیں کہ اسلام صرف اسلام ہی کو علم اور علماء کے حامی اور مربی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ تاریخ کے اوراق صاف طور پر گواہ ہیں کہ جن جن ممالک پر اسلام کا پرچم لہرایا وہاں علم کے چشمے اپنی پوری روانی کے ساتھ جاری ہوگئے۔

عرب کے بدو وحشی جو علوم و فنون سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کی آغوش میں آکر تمام دنیا کے استاد تسلیم کرلئے گئے۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ جیسے صاحب فضل و کمال پیدا ہونے لگے۔ بخارا کی سرزمین نے امام بخاری جیسا مایہ ناز محدث پیدا کیا۔ اسی اسلام ہی کی بدولت ٹیونس میں ابن خلدون جیسا مؤرخ، ماشا میں ابو الزحر جیسا نامی عالم اور موصل میں برہان الدین جیسا تاریخ دان ظاہر ہوا

سرزمین اندلس پر جب نیر اسلام کی مبارک شعائیں ضیا پاش ہوئیں تو تاریکی روشنی سے بدل گئی جہالت کا قلع قمع ہوگیا اور آسمان علم و فضل پر ہزاروں علماء آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آج اندلس کے ایک مایہ ناز مشہور عالم کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں

نام و نسب | نام علی کنیت ابو محمد والد کا نام احمد بن سعید ہے۔ نسل کے لحاظ سے فارسی ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد میں سے سب سے پہلے یزید مشرف با اسلام ہوئے

ولادت | حافظ موصوف کی پیدائش اندلس کے مشہور شہر قرطبہ میں رمضان المبارک ۳۸۴ھ میں ہوئی۔

تحصیل علوم | شروع عمر سے حصول علم کے لئے دل میں بہت کچھ شوق تھا۔ علماء کی کثیر جماعت سے علم حاصل کیا۔ اور دور دراز مقامات اسی شوق کی پیاس کو بجھانے کے لئے طے کئے۔

علمی کارنامے | حافظ موصوف ہی کی وہ ہستی ہے جس نے فن حدیث اور علم کلام کو ایک درسگاہ میں جمع کر دیا ورنہ آپ سے پہلے محدثین و فقہاء علم کلام سے سخت متنفر تھے۔ سلطان منصور محمد ابن ابی عامر نے جب آپ کی علمی شہرت سنی تو آپ کو وزارت کے عہدہ پر فائز کیا اور اس کے بعد سلطان عبدالرحمن بن ہشام نے بھی اسی عہدہ پر آپ کا تقرر کیا۔ لیکن چند دنوں کے بعد حافظ موصوف نے اس عہدہ سے علیحدگی اختیار کرلی اور علوم اسلامی کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہوگئے[1]

علامہ الیسع ابن حزم الخافقی نے علامہ موصوف کی شان علمی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

"حافظ ابن حزم کی معلومات کیا ہیں۔ بس ایک تلاطم خیز سمندر ہے بہتا ہوا امڈھتا ہوا پانی ہے جو کہیں نہیں رکتا، ان کا سمندر دانائی اور حکمت کے موتی اچھالتا رہتا ہے۔"

علامہ ابن الفتوح الحمیدی لکھتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس میں ذہانت فطانت شرافت اور دینداری کے اوصاف پوری طرح جلوہ گر ہوں، یہ خصوصیت صرف علامہ ابن حزم ہی کو حاصل تھی۔

علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ[2] میں ان کو امام فن تسلیم کیا ہے۔ علوم اسلامی میں خاص مہارت حاصل تھی خصوصاً فن حدیث، کلام، بلاغت، تاریخ، منطق، فلسفہ اور عروض میں یکتائے روزگار تھے۔ فن ادب سے بہت دلچسپی تھی۔ برجستہ اشعار کہنے میں خوب کمال تھا۔ وفیات الاعیان میں بہت سے اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ جنکو بخوف طوالت نظر انداز کرتا ہوں۔

تصانیف | حافظ موصوف جس طرح تقریر و خطابت میں زبردست مہارت رکھتے تھے اس سے کہیں زیادہ تحریر و تصنیف پر قادر تھے۔

حافظ موصوف کے فرزند ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میرے[3] پاس والد محترم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چار سو کتابیں موجود ہیں جن کے اوراق کی تعداد اسی ہزار تک پہنچتی ہے۔ چند مفید ترین تصانیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ایک کتاب "الایصال الی فہم الخصال" تصنیف کی جو چوبیس[4] جلدوں میں ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ تمام مسائل دینیہ کو اس طرز پر بیان کیا ہے کہ ہر مسئلہ کے ساتھ قرآن و حدیث کے علاوہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ عظام کے اقوال بھی نقل کر دئیے ہیں۔ پھر ہر ایک مخالف و موافق دلیل کو پوری تحقیق سے پیش کرنے کے بعد محاکمہ کیا ہے۔ اسی انداز پر "محلی" لکھی جس کی شرح مجلی آٹھ جلدوں میں ہے۔ علامہ عزالدین لکھتے ہیں کہ علمی تحقیق کے اعتبار سے میں نے کوئی کتاب "محلی" کے پاسنگ کی نہیں دیکھی۔

علم کلام میں ان کی دو تصانیف ہیں "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" اس کتاب میں دہریہ، مجوس، یہود اور نصاریٰ کے عقائد بیان کرنے کے بعد محققانہ انداز میں ان کی تردید کی گئی ہے۔ نیز عام اسلامی فرقوں کے مسائل کو مع دلائل بیان کرکے ان پر مجتہدانہ انداز میں سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ دوسری کتاب میں تورات و انجیل کی تحریف تبدیل کو ثابت کیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ موجودہ بائبل ایسے "تناقضات" سے پر ہے جس میں تاویل و توجیہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔

فن منطق میں ایک کتاب "تقریب" تصنیف کی جسکی

---

[1] تذکرۃ الحفاظ جلد ۳۔ وفیات الاعیان لابن خلکان ج ا و تذکرۃ الحفاظ ج ۳۔

[3] تذکرۃ الحفاظ ج ۳ صفحہ ۳۲۶

بت شکن . غازی محمود دھرم پال [illegible]

خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام منطقی مسائل کو فقہی مثالوں سے سمجھایا گیا ہے۔

حافظ موصوف کو طب میں بھی کافی مہارت حاصل تھی۔ اس فن میں بھی انہوں نے کئی رسالے تصنیف کئے ہیں۔ فن ادب تو گویا ان کے خمیر میں تھا۔ اس فن میں ان کا رسالہ "نقط العروس" ہے جو نوادر و حکم سے پُر ہے۔

سیرت نبوی اور اسماء باری تعالیٰ کی تشریح و توضیح میں ان کے دو پُراز معلومات رسالے ہیں۔

حافظ صاحب موصوف کسی کے مقلد نہ تھے فقہاء اور ائمہ مجتہدین پر نہایت دلیری و جرأت سے نکتہ چینی کیا کرتے تھے۔

علامہ ابن العزیز لکھتے ہیں کہ "ابن حزم کی زبان اور حجاج کی تلوار دونوں حقیقی بہنیں تھیں"۔ جس طرح حجاج کی تلوار بے نیام تھی اسی طرح ابن حزم کی زبان بے لگام تھی۔ لیکن حجاج کی تلوار جور و استبداد کی حمایت میں اٹھتی تھی اور ابن حزم کی زبان حق کی اشاعت کے لئے حرکت میں آتی تھی یہی وجہ تھی جس کی بنا پر تمام فقہاء دشمن ہو گئے۔ حکام وقت کو ان کے خلاف برانگیختہ کیا۔ اسی نکتہ چینی اور اشاعت حق کی پاداش میں مقام "ابلہ" کی طرف جلاوطن کر دئیے گئے۔

دنیائے علم و فضل کا یہ چمکتا ہوا آفتاب نہائت غربت کی حالت میں سرزمین "ابلہ" میں غروب ہو گیا۔ یہ علوم و فنون کا مخزن اگرچہ عرصہ ہوا ہزاروں من مٹی کے نیچے دفن ہو چکا ہے لیکن اس کے قلم کی جنبش نے کاغذ کے صفحات پر جو گلکاریاں کی ہیں اس کی بہار انشاء اللہ سدا قائم رہے گی۔ کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

یلوح الخط فی القرطاس دهرا ۔ و کاتبه رمیم فی التراب

انسان کا نقش قلم کاغذ پر قیامت تک چمکتا رہیگا حالانکہ اسکی ہڈیاں مٹی میں بوسیدہ ہو چکی ہیں۔

(راقم عبدالغفار حسن نبیرہ مولانا مولوی عبدالجبار صاحب محدث عمرپوری)

مدیر | ؎ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حیات طیبہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید (۹۲۰) ... (بحوالہ اہلحدیث امرتسر)

تخلیق انسانی کا اصل مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ارشاد خداوندی ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر تاکہ میری عبادت کریں۔

برادران اسلام! مگر آج ہم نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَأْكُلُوْنَ یعنی ہم کو خداوند دو عالم نے دنیا میں صرف کھانے پینے اور عیش و آرام کرنے ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور بس۔ نہیں نہیں میرے بزرگو! ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن برائے خوردن است

یہ انسان ضعیف البنیان پُر از معاصی و النسیان جس کو خالق اکبر نے نہایت عمدہ ترکیب کے ساتھ مرکب فرما کر جامۂ انسانیت بخشا جیسا کہ ارشاد ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔ یعنی ہم نے اس انسان کو نہائت عمدہ ترکیب میں پیدا کیا ہے اور پھر وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ کے معزز خطاب سے سرفراز فرما کر اس کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا اور پھر اپنی مہربانی سے ان گنت نعمتوں سے اس کو نوازا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ یعنی اے انسانو! اگر تم اس محسن حقیقی کی نعمتوں کو گننے لگو تو گن نہ سکو گے۔ آج وہی ناشکر انسان اپنے معبود حقیقی کی یاد سے ایسا غافل اور روگردان ہے کہ گویا اس کے دنیا میں آنے کا کوئی مقصد نہیں بلکہ وہ عبث اور بیکار پیدا کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔ اے لوگو! کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار اور عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

پیارے بھائیو! ہر شے اور ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علت اور غائت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً مکان رہنے کے لئے، کپڑا پہننے کے لئے، برتن کھانے پینے کے لئے، چارپائی سونے کے لئے، بستر بچھانے کے لئے۔

علیٰ ہذا القیاس دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے بنانے یا پیدا کئے جانے کا کوئی مقصد نہ ہو۔ جب یہ بدیہیات سے ہے تو پھر یہ بات قابل غور ہے کہ انسان جیسی اشرف اور بزرگ ہستی جس کی آسائش اور آرام کے لئے تمام دنیا کی اشیاء پیدا کی گئی ہوں وہ بیکار اور عبث پیدا کی جائے۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ مالک دو جہان نے اس کو محض اپنی عبادت اور پرستش ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ آیہ مذکورہ بالا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سے ظاہر ہے۔ دنیا کی کوئی شے خواہ وہ حیوانات یا جمادات یا نباتات کسی جنس سے ہو ہر ایک اس خدائے قدوس کو پاک پاک کہتی ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ۔ یعنی کوئی بھی شے نہیں مگر اس کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتی ہے لیکن اے انسانو! تم اُن کا تسبیح اور تقدیس بیان کرنا نہیں سمجھ سکتے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

پیارے بزرگو! ہم کو چاہئے کہ ہم عیش و عشرت اور لہو و لعب کے چاہ عمیق سے نکل کر اپنے دنیا میں پیدا کئے جانے کا اصل مقصد سمجھیں اور پھر اسکی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ یعنی اُس مسجود و معبود حقیقی کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور جتنے اعمال کہ عبادت الٰہیہ میں شامل ہیں اُن کو اپنے اوپر فرض اور ضروری سمجھتے ہوئے حتی المقدور اُن کی

ادائگی میں کوتاہی اور سستی سے کام نہ لیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ کل قیامت کے روز ان بے انتہا انعامات کا جو رب العزت نے ہم پر کئے ہیں ایک ایک کا حساب دینا ہوگا۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ یعنی البتہ ضرور ضرور پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے۔

پیارے محترمو! یہی وہ یادِ مولا ہے جس کی منازل کو طے کرکے ہم ہی انسانوں میں سے بڑے بڑے اولیا غوث ابدال قطب اور مقرب درگاہ ایزدی بن گئے پیارے بھائیو! ہمارے سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اور آیت اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ کے پورے پورے مصداق تھے وہ ایک لمحہ اور ایک سیکنڈ بھی اُس مولا کی یاد کو دل سے محو نہیں کرتے تھے وہ اسی عبادت الہٰی کو اپنا ذریعہ نجات اور نصب العین سمجھتے تھے۔ خاصکر دونوں جہان کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے اسوہ حسنہ کو دیکھئے کہ آپ کی خدا کی عبادت میں اس قدر مصروف رہتے تھے کہ آپ کے پائے مبارک میں ورم آجایا کرتا تھا۔ عرض کیا گیا اے رسول اللہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب خداوند کریم نے معاف فرما دیئے پھر آپ اس قدر کیوں مشقت برداشت فرماتے ہیں۔ قربان جائیے اُس خدا کے برگزیدہ رسول کے۔ کیا اچھا جواب دیتے ہیں۔ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ یعنی جب اس مولا کے مجھ پر اس قدر انعامات ہیں تو پھر اس کا شکرگزار بندہ نہ بن جاؤں سچ فرمایا باری تعالےٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کو اپنی عبادت کا شوق ذوق اور اس میں اخلاص اور لذت نصیب فرمائے اور اپنے نبی پاک کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ابوالخیر محمد ابو الصمد جودھپوری از مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

خریدارانِ تفسیر کو اطلاع

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کوئی شک نہیں کہ آپ تفسیر (مؤلفہ فقیر) کے انتظار میں بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں مگر مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ اول میری وہ معذوریاں جو توقف کا باعث ہو رہی ہیں۔ دوم آپ کے انتظار کا احساس، جو پہلی تکلیف سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ اب تفسیر کس حالت میں ہے تو شاید آپ بجائے خفا ہونے کے خوش ہو جائیں گے۔ تفسیر کی نسبت میرا آپ سے وعدہ تھا کہ تفسیر کا حجم قریبًا ۴۰۰ صفحہ ہوگا اور اسی حساب سے ہدیہ فی تفسیر غیر مجلد ؎ اور مجلد ؎ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ مقرر کیا گیا تھا۔ ۴۰۸ صفحات تک مسئلہ آمین ختم ہوا ہے۔ اب نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کا مسئلہ اس مقدار سے اوپر جا رہا ہے۔ چنانچہ آج ۹/۳۵ تک ۴۳۲ صفحات ہو چکے ہیں۔ اور مسئلہ قرأت فاتحہ ابھی قریبًا نصف تک پہنچا ہے۔ میرے خیال میں اس کا اختتام پونے پانچ سو صفحات کے قریب جا کر ہوگا۔ غلطنامہ اور فہرست مضامین کی کاپیاں ان کے علاوہ ہونگی۔ میں نہیں چاہتا کہ سورت فاتحہ کی قرأت جیسا معرکۃ الآراء مسئلہ تحریر میں تشنۂ تحقیق و ناقص رہ جائے۔ خدا کے فضل سے یہ عاجز اس کو اپنے خاص انداز میں نہایت وضاحت سے بیان کر رہا ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم اور باعث فرحت وبصیرت ثابت ہوگا۔

ظاہر ہے کہ جس قدر حجم (۴۰۰) صفحات سے زائد ہو رہا ہے اس کا خرچ تخمینًا مجوزہ سے اوپر ہو رہا ہے۔ اگر یہ خرچ کوئی معمولی رقم ہوتی تو میں اس کی پرواہ نہ کرتا۔ لیکن مجموعی طور پر یہ خرچ ایک خطیر رقم تک جا پہنچتا ہے کیونکہ کاغذ عمدہ لگایا جا رہا ہے جو سابق کی نسبت قدرے گراں ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کی ضرورت پڑی کہ سابق خریدار عام اس سے کہ وہ قیمتیں پیشگی بھیج چکے ہیں یا پیشگی قیمت تو نہیں بھیج سکے لیکن اپنے نام درج رجسٹر کرا چکے ہیں ان کی خدمت میں تو تفسیر انشاء اللہ اسی وعدہ سابقہ کے مطابق پہنچیگی۔ ہاں محصول ڈاک بہرحال اس پر مزید ہوگا لیکن جو اصحاب اس اعلان کے بعد فرمائشیں بھیجنگے اُن سے غیر مجلد کے ؎ (تین روپے) اور مجلد کے ؎ روپے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ اخراجات کے وصول کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ مہینے کے اندر اندر سب کام ختم ہو جائے گا۔ والسلام

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۹/۳۵)

موت العالم موت العالم

آہ! سید رشید رضاء رحمہ اللہ مولانا سید رشید رضاء اکابر علماء مصر سے تھے۔ آپ شیخ محمد عبدہ کے شاگرد رشید تھے اور وہ شیخ جمال الدین افغانی کے ارشد تلامذہ سے تھے رحمۃ اللہ علیہم۔ سید رشید رضاء مع اپنے اساتذہ کرام کے پورے سلفی تھے مفسر تھے محدث تھے۔ عمر بھی غالبًا ۷۰۔ ۸۰ سال کے مابین ہوگی سفر حج میں آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ بہت محبت اور انس سے یگانوں کی طرح ملتے تھے۔ میری عربی تفسیر کے دس نسخے منگائے تھے اور اپنے ماہوار رسالے "المنار" میں اس پر تقریظ لکھی اور اشتہار دیا تھا۔ خدا بخشے جامع صفات عالم تھے۔ آخر مسلمان قوم کو عمومًا اور مصری قوم کو خصوصًا ہمیشہ کے لئے فراق میں چھوڑ گئے۔ خدا اپنے جوار رحمت میں ان کو جگہ دے۔ امرتسر جامعہ ثنائیہ میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔ دوسری جگہ کے احباب بھی پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ۔

اکمل البیان کا مضمون سابقہ ختم ہو گیا تھا۔ حافظ عزیز الدین صاحب کی علالت کے باعث بقیہ مضمون وقت پر نہ پہنچ سکا۔ اس لئے صفحہ ۱۱/۱۲ میں دیگر مضامین لکھے گئے آج ۵ ستمبر کو بقیہ مضمون وصول ہوا جو آئندہ ہفتہ سے درج ہونا شروع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث کے نام سابقہ پرچہ میں جو اپیل کی گئی ہے امید کی جاتی ہے کہ تمام خریدار اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئے خریدار بنا کر اس کی توسیع اشاعت میں مدد دیں گے۔

دی پی بھیجے جائینگے جن خریداروں کو ۳۰ اگست کے اہلحدیث میں قیمت ختم ہوجانے کی اطلاع دیگئی تھی ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ موصول نہیں ہوئی۔ ان میں سے بھی ۲۶ ستمبر تک جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ وصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۷ ستمبر کا اہلحدیث دی پی بھیجا جائے گا۔

۴۴۵- ۲۰۵۳- ۲۴۸۰- ۳۷۰۹- ۳۹۰۴
۴۷۷۳- ۵۶۲۳- ۶۱۲۷- ۶۸۴۷- (۹۲۲)
۷۱۱۴- ۷۱۲۰- ۷۱۴۸- ۷۱۵۲- ۷۱۶۱-
۸۰۷۳- ۸۰۷۵- ۸۵۳۰- ۸۶۷۵- ۹۳۴۲-
۹۴۵۷- ۹۶۱۱- ۹۶۱۲- ۹۶۱۵- ۹۶۳۱-
۱۰۰۱۸- ۱۰۰۲۳- ۱۰۱۴۴- ۱۰۱۹۹- ۱۰۳۷۹-
۱۰۳۸۷- ۱۰۷۲۶- ۱۰۷۳۲- ۱۰۷۳۹-
۱۰۹۹۷- ۱۱۰۱۷- ۱۱۱۸۲- ۱۱۲۲۹- ۱۱۲۳۴-
۱۱۲۴۰- ۱۱۲۴۱- ۱۱۲۴۸- ۱۱۲۵۲- ۱۱۲۹۱-
۱۱۳۶۳- ۱۱۳۶۸- ۱۱۳۸۶- ۱۱۴۶۰- ۱۱۴۶۳-
۱۱۴۶۷- ۱۱۴۶۹- ۱۱۴۷۴- ۱۱۴۸۳- ۱۱۶۰۳-
۱۱۶۱۰- ۱۱۷۲۹- ۱۱۷۳۳- ۱۱۷۳۴- ۱۱۷۳۵-
۱۱۷۵۶- ۱۱۸۴۱- ۱۱۸۴۹-

قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ختم ہو چکی ہے۔ انکو مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار ۲۶ ستمبر کو وصول نہ ہوگی تو اخبار بند کردیا جائیگا۔ ۸۵۳۱- ۱۰۴۱۴- ۱۰۶۵۹-
۱۰۶۸۲- ۱۱۱۶۲- ۱۱۶۷۳- ۱۱۶۸۹- ۱۱۶۹۰-
۱۱۶۹۱- ۱۱۶۹۸-

عاشق کا جنازہ جو مرزا صاحب کی تردید میں مختصر مگر جامع لکھا گیا ہے ار برائے محصول ڈاک ۲ بھیج کر مفت منگالیں۔ (مولوی عبدالخالق خطیب جامع مسجد اہلحدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور)

یاد رفتگان بابو عبدالصمد صاحب جبل پوری بمرض سرطان وفات پاگئے۔ انا للہ۔ (نبی احمد از جبلپور) ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

تلاش دوست سلیمان معروف بسعید باشندہ وزیرآباد محلہ فرادیاں ضلع گوجرانوالہ میرے مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہیں ناظرین اہلحدیث میں سے اگر کسی کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مجھے اطلاع کردیں۔ میں عرصہ ایک سال سے بیمار ہوں۔ مجھے ان سے ملنے کی نہایت ہی اشد ضرورت ہے۔ میرا پتہ یہ ہے:۔ عبدالحفیظ بوساطت مولوی عبدالقدوس صاحب دار الحدیث سعیدیہ پل بنگش دہلی

قبول اسلام ۱۰ ستمبر ۳۵ء کو چک ۱۲ ضلع لاہور مسمات زینب بنت غلام محمد جو مرتد ہوگئی تھی دوبارہ مشرف باسلام ہوگئی (قاضی محمد رمضان ہیڈ قاضی اکاڑہ ضلع منٹگمری)

ضرورت کتاب مجھے ایک ایسی تاریخ کی کتاب کی ضرورت ہے جس میں سفیدوں (پنجاب) کے سادات کے حالات درج ہوں بالخصوص اُس زمانہ کے جبکہ سکھوں کا قبضہ پنجاب پر ہوا اور ان کے مظالم سے تنگ آکر بہت سے سادات ترک وطن پر مجبور ہوئے پتہ ذیل پر مطلع کیا جائے یا اخبار اہلحدیث میں اس کتاب کا پتہ شائع کرادیا جائے ممنون ہونگا۔

احقر اللہ دیا ہیڈ ماسٹر ورنیکلر لوئر مڈل سکول منگلور ڈاکخانہ خاص ضلع سہارنپور (یو۔پی)

مولوی محمد الدین معلم القرآن شہر گجرات پنجاب کے لئے مندرجہ ذیل رقوم دفتر ہذا میں وصول ہوئی تھیں جو موصوف کو بذریعہ منی آرڈر بعد وضع کرنے فیس منی آرڈر ارسال کردی گئی ہیں (۱) سلمانان تابوا جزیرہ فجی معرفت مولوی نور علی صاحب ۲۹ (۲) میاں محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات بلوچستان ۱۲ عہ روپے۔

ایک دل آزار کتاب کی مکرر طباعت

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی کتاب "امہات الامۃ" جو دہلی میں ایک دفعہ جلائی گئی تھی اب اس کو ان کے پوتے نے خلاف منشا سب مسلمانوں کے مکرر چھاپ کر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں خود ذات رسالت اور اہلبیت کرام کی "رنگیلا رسول" سے بڑھ کر بازاری لہجے میں سخت توہین پائی جاتی ہے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ اس کتاب کو جلد از جلد ضبط کر کے مسلمانوں کو شکریہ کا موقع دے دوسری انجمنہا اسلام سے خصوصاً صوبہ پنجاب کی بڑی انجمن اسلامیہ لاہور اور انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن اسلامیہ امرتسر سے استدعا کرتی ہے کہ وہ بھی بلند آواز سے احتجاج کریں اور دیگر انجمنہائے اہل حدیث وہ بھی اندریں بارہ توجہ کریں۔

(عبدالرحمن سیکرٹری انجمن اہل حدیث امرت سر)

ضرورت ہے رسالہ تحقیق تراویح مترجمہ اُردو جو دفتر اہلحدیث میں فروخت ہوتا رہا ہے۔ ختم ہونے کے سبب مکرر طبع کرنا ہے۔ اس لئے کوئی صاحب ایک نسخہ بھیج کر مشکور فرمائیں۔ طبع ہو جانے پر ان کو جدید طبع شدہ نسخہ بھیجدیا جائیگا (منیجر اہلحدیث امرتسر)

رسالہ قیامت نامہ اردو میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے ار کا ٹکٹ بغرض محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کریں۔ (مولوی عبدالمجید خطیب و امام عیدگاہ دھونرہ ٹانڈہ ضلع بریلی۔ یو۔پی)

مضامین آمدہ حافظ عزیز الدین صاحب۔ ۴۴

مضامین غیر مقبولہ مسلمانان عالم پر ایک نظر۔ فاتحہ خلف الامام۔

غریب فنڈ از فتوی فنڈ ۱۴ر۔ از مولوی عبداللہ صاحب بہادروز یگاپٹم عمر۔ جملہ ۱۱ر عہ۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ ار۔ بقایا فنڈ عہ

۴۴ محمد عبداللہ بی۔اے۔ عبداللہ معمار۔ مولوی ابوالقاسم۔

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

گورنمنٹ کی توجہ کے قابل

آج کل پنجاب میں نظربندوں کی فہرست ترقی کر رہی ہے۔ خصوصاً جب (۳۰۔ اگست) سے راولپنڈی میں زیر صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری مسجد شہید گنج لاہور کے متعلق مسلم کانفرنس ہوئی ہے فہرست نظربندوں کی بڑی سرعت سے ترقی کر گئی ہے۔ حکومت جن لوگوں کو اپنے قبضے میں کرتی ہے وہ تین قسمیں ہیں (۱) خونی یا چور وغیرہ بصورت ملزم ناقابل ضمانت۔ (۲) دوسری قسم مجرم جن پر عدالت مجاز سزا کا حکم لگا دے۔ (۳) تیسرے وہ جن کو حکومت نظربند کر دے یعنی بغیر اس کے کہ کھلی عدالت میں ان پر باضابطہ مقدمہ چلا کر ان کو صفائی کا موقع دیا جائے۔ محض ان کی کسی تحریر یا تقریر کو اہم جرم سمجھ کر حکومت باختیار خود اس کے متعلقین سے اس کے کاروبار سے جدا کر کے کسی دوسری جگہ محصور کر دیتی ہے۔ جیسے لاہور کیس میں کئی ایک مسلمانوں کو کیا گیا۔ آج کے اس نوٹ میں ہم کسی خاص شخص کی طرف سے دفعیہ نہیں کرتے کہ اس سے ایسا کیوں کیا گیا یا فلاں سے ایسا کرنا نہ چاہئے تھا۔ بلکہ ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ پہلی دو قسم کے لوگوں (ملزمین اور مجرمین) سے جو سلوک کیا جاتا ہے کیا یہ لوگ ان سے بھی برے ہیں کیا ایک شریف آدمی جس نے محض مذہبی یا قومی جوش میں تقریر کی روانی میں کوئی فقرہ خلاف منشا حکومت کہہ دیا ہے اس چور اور ڈاکو سے بھی بدتر ہے جو حکومت کی رعایا کو بے چین کرتا ہے۔ لوٹتا اور تکلیف دیتا ہے۔ جواب یہی ہوگا کہ نہیں ہرگز نہیں پھر کیا یہ نظربندان سیاسی قیدیوں سے بھی برے ہیں جن پر مقدمہ چلا کر باضابطہ ان کو سزا ملتی ہے۔ کسی کو اے کلاس، کسی کو بی، کسی کو سی۔ یعنی اول، دوم، سوم درجے میں رکھے جاتے ہیں۔ مگر ان نظربندوں کی رہائش اور کھانے پینے، پوشش وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ آج (۱۵ ستمبر) تک نظربندوں کی بابت سننے میں نہیں آیا۔ حالانکہ نظربندوں کا سلسلہ بہت عرصہ سے ہے۔ حالات پیش آمدہ پر نظر کر کے کیا حکومت پر یہ امر ضروری نہیں ہے کہ نظربندوں کے ساتھ بھی ان کی حیثیت کے موافق ان کی رہائش، ان کے طعام، ان کے لباس وغیرہ کے لئے بھی کوئی قانون مقرر کرے۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ایک معزز شخص کو جو گھر میں حسب حیثیت آرام سے گزارتا ہو ایک دم پکڑ کر بغیر زادراہ یا سامان آرام ساتھ لئے دوسری اجنبی جگہ پہنچا یا جائے اور اس کے گزارہ کا کوئی انتظام نہ کیا جائے۔ ہمارے خیال میں حکومت کے قابل توجہ یہ ہے کہ نظربندوں کے مناسب حال قانون بنا دے بلکہ بمشورہ شیخ سعدی مرحوم ان کے پسماندگان کے گزارے کا بھی انتظام کرے۔ کیونکہ سعدی فرماتے ہیں ؎

گناہ بود مرد ستمگارہ را

چہ تاوان زن و طفل بیچارہ را

پنجاب کی دو جماعتوں میں اصلاح کی کوشش

پنجاب کی جن دو جماعتوں میں تصادم ہونے کا خطرہ ہم نے گذشتہ ہفتے ظاہر کیا تھا مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ان کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ خطبہ پڑھا جو درج ذیل ہے:-

۶ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے پنجاب میں مسلمانوں کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ انداز میں نہایت مؤثر تقریر کی اور صورت حالات پر نظر رکھتے ہوئے حاضرین کے جم غفیر کے سامنے یہ سوال پیش کیا۔ کہ راولپنڈی میں جو کانفرنس بزرگان قوم نے مسجد شہید گنج کی واپسی کے متعلق کی ہے جب اس میں جماعت احرار لاہور شامل نہیں ہوئی۔ یا ان کو شامل نہیں کیا گیا تو اس کے عواقب و نتائج پر نظر کرنے سے مجھے سخت اندیشہ ہے کہ شاید مسلمان دو پارٹیوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کی مزاحمت پر تل جائیں اور مسجد کی واپسی کے متعلق جو عملی تجویز سوچی گئی ہے۔ وہ محض ذہنوں میں ہی دھری رہے۔ اور یہ امت مرحومہ آپس میں کٹ مرے۔ اس لئے اگر میں ہر دو جماعتوں کے امراء یعنی سید عطاء اللہ شاہ صاحب امیر جماعت احرار اور سید جماعت علی شاہ صاحب امیر تحریک حال کی خدمت میں باادب التماس کروں کہ خدا کے لئے آپ ہر دو صاحبان اپنے نانا پاک صلعم کی امت پر ترس کرتے ہوئے جو کچھ بھی عملی اقدام کرنا چاہیں وہ بالاتفاق کریں۔ تاکہ عوام جو کہ آپ کی پیروی کا دم بھرنے والے ہیں۔ آپس کے تصادم سے بچے رہیں۔ اگر میں ہر دو حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں تو کیا آپ صاحبان (حاضرین خطبہ جمعہ) میری اس تجویز میں میری تائید کرینگے۔ تمام حاضرین نے بیک وقت جواب دیا ضرور ضرور۔ (۲) اس کے بعد مولانا صاحب ممدوح نے فرمایا کہ اس گذارش کے بعد میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ مجلس مصالحت کے لئے سب سے بہتر مقام تو لاہور ہے۔ لیکن میں وہاں کا انتظام اپنے ہاتھ میں نہیں[1] لے سکتا۔ اگر کوئی مقامی صاحب اس کا بوجھ اٹھا سکتے ہوں تو وہ مجھے جلد اطلاع دیں۔ اور اگر لاہور میں نہ ہو سکے تو امرتسر یا سیالکوٹ میں انتظام کا ذمہ یہ عاجز اپنے ناتوان کندھوں پر اٹھانے کے لئے حاضر ہے۔ اس کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے ۲۰ ستمبر سے اتنا قبل مجھے اطلاع کر دی جائے کہ میں آسانی سے انتظام کر سکوں۔ حاضرین نے اس تجویز پر بھی منظوری ظاہر کی۔ (۳) اس کے بعد مولانا صاحب نے فرمایا کہ ان تجاویز کو مسلم اخبارات

[1] آپ کے خدام لاہور میں بھی موجود ہیں۔ (اہلحدیث)

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم کی مشہور تصنیف۔ قیمت ۱۲ [illegible] (۹۲۳)

AsliAhleSunnet.com

یں اشاعت کے لئے بھیجدیا جائے اور ہر دو امراء جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب اور جناب سید جماعت علی شاہ صاحب جلد از جلد اس عاجز کو اپنی اپنی رضامندی سے سرفراز کریں: حاضرین نے اس پر بھی منظوری ظاہر کی۔ (مسلم گزٹ کلکتہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث جس وقت موصوف نے یہ خطبہ پڑھا تھا اس وقت فضا کچھ اور تھی۔ اس کے بعد کارکنان کانفرنس راولپنڈی کی گرفتاریوں کی وجہ سے فضا تبدیل ہو گئی ہے۔ آیندہ دیدہ باید کیا ہو سہ

ستبدی لک الایام ما کنت جاھلا
ویاتیک بالاخبار ما لم تزود

سلطان ابن سعود کی ہم مخالفت کیوں نہیں کرتے؟

(ماخوذ از "ہند" کلکتہ)

ایک محترم دوست اپنے خط میں لکھتے ہیں:-

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ جیسا صاف اور کھری بات کہنے والا ابن سعود کی اس حرکت کا بھی مداح ہے کہ اس نے اجنبی قوم کو حجاز کا ٹھیکہ دیدیا۔ کیا اس خطرہ کو آپ نہیں جانتے؟"

یہ سوال اگرچہ نجی خط میں کیا گیا ہے مگر چونکہ اہم ہے اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخبار میں اس پر تبصرہ کیا جائے۔

شاہ ابن سعود نے کانیں کھودنے کا ٹھیکہ ایک انگریز کمپنی کو دیا ہے مگر صرف حجاز ہی کی کانوں کا نہیں بلکہ اپنی پوری سلطنت کا۔ یعنی نجد کا بھی اگر شاہ نے صرف حجاز ہی کا ٹھیکہ دیا ہوتا تو شاید شبہ کیا جا سکتا کہ انہیں حجاز کی آزادی کی پروا نہیں۔ لیکن چونکہ اس ٹھیکہ میں نجد بھی شامل ہے اس لئے شاہ کو الزام نہیں دیا جا سکتا کہ انہوں نے حجاز کے معاملہ میں بے پروائی کی ہے۔

رہ گیا یہ اصل سوال کہ انہوں نے انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا۔ حالانکہ انگریزوں کی تاریخ بتا رہی ہے کہ تجارت ہی کے بہانے سے انہوں نے کئی ملک فتح کر لئے۔ ہندوستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں وہ سوداگر بن کر آئے تھے مگر بادشاہ بن بیٹھے۔

ہم اس معاملہ کی سنجیدگی اور اہمیت تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ نجد و حجاز کے بارے میں اس قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔ یہ خیال کسی حسن ظن کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ صورت حال کے گہرے مطالعہ پر مبنی ہے۔

صرف انگریز ہی نہیں بلکہ ہر فاتح قوم کمزور قوموں کو غلام بنانے کے لئے مستعد ہے۔ ایران میں تیل نکالنے کا ٹھیکہ بھی ایک انگریز کمپنی کے ہاتھ میں ہے ایران جب تک کمزور رہا انگریز اسے دباتے رہے۔ لیکن جونہی ایران میں قوت آئی اس نے اپنے آپ کو انگریزوں کے دباؤ سے آزاد کر لیا۔ اسی قدر نہیں بلکہ ٹھیکہ بھی منسوخ کر دیا۔ مجبوراً انگریزوں کو نئی شرطوں پر دوسرا ٹھیکہ قبول کرنا پڑا۔

اسی طرح اگر شاہ ابن سعود کمزور پڑ جائیں گے تو بے شک اس ٹھیکہ کے بہانے سے انگریز ان پر زیادتیاں کر سکیں گے اور حجاز و نجد ان کے دباؤ میں آجائیں گے۔ لیکن جب تک شاہ میں مدافعت کی قوت باقی ہے انگریز ان کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ چاہے کتنے ٹھیکے انگریزی کمپنیاں حاصل کر لیں اگر ہندوستان میں قوت ہوتی تو انگریز ہرگز سوداگری چھوڑ کر اس کی حکومت کے طالب نہ ہوتے۔

قوت کے مقابلے میں نہ بہانے کام آسکتے ہیں نہ دھاندلی چل سکتی ہے کمزور ملک پر تجارت ہی نہیں بلکہ دوسرے بہانوں سے بھی قبضہ کر لیا جا سکتا ہے۔ اس وقت حبش میں اٹلی کا کوئی ٹھیکہ بھی نہیں ہے۔ مگر اٹلی حبش سے دست بگریبان ہونے پر آمادہ ہے جب ٹرکی کمزور تھا تو تجارت ہی نہیں بلکہ مسیحی باشندوں کی حمایت کے بہانے دول یورپ مداخلت کیا کرتی تھیں مگر آج کسی کی مجال نہیں کہ ٹرکی کی طرف آنکھ بھی اٹھا سکے۔ ہمیں معلوم ہے کہ شاہ ابن سعود میں مدافعت کی پوری قوت موجود ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اب تک برطانیہ انہیں اس طرح چھوڑے نہ رکھتا اپنی خود مختاری بچانے کا ابن سعود کو اس قدر اہتمام ہے کہ آج تک انہوں نے انگریزوں کو اجازت نہیں دی کہ ان کی قلمرو سے اپنے ہوائی جہازوں کا راستہ بنائیں۔ انگریز مدت سے کوشاں ہیں کہ ابن سعود ان سے قرض لیں مگر ابن سعود نے آج تک ان کی یہ خواہش منظور نہیں کی۔ کیونکہ قرض کی شرط انگریزوں نے یہ رکھی ہے کہ اپنی وزارت مال میں شاہ ایک انگریز مشیر کو مقرر کریں۔

ہمیں امید ہے یہ مختصر اشارے ہمارے محترم دوست کے شبہ کو دور کر دیں گے۔ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ عرب میں خوش حالی اور ترقی کا دور دورہ ہو۔ عرب کی زمین کانوں سے بھری پڑی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ شاہ نے انہیں نکالنے کا بندوبست کیا ہے۔ آمدنی کے یہ نئے ذرائع ان کی قوت کو اور بڑھا دیں گے اور وہ انشاء اللہ اپنی خود مختاری برقرار رکھ سکیں گے"!

کماد کے پودے بطور چارہ استعمال نہ کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

موسم سرما میں سبز چارہ کی کمی کی وجہ سے زمیندار کماد کے مکمل پودے یا کم از کم آگ بطور چارہ استعمال کرتے ہیں۔ کماد کے آگ کو تو بطور چارہ استعمال کرنا ہی چاہئے کیونکہ وہ اسی کام کے لئے مفید ہے مگر تمام کماد کو چارہ کے واسطے استعمال کرنا سود مند نہیں ہے کماد سے گڑ، کھانڈ اور شکر بنانا ہی مفید ہے علاوہ ازیں امسال رقبہ زیر کاشت کماد بمقابلہ دوسرے سالوں کے کم ہے کیونکہ اعلیٰ بیج کماد کا نایاب و گراں تھا اس لئے زمیندار ابھی سے موسم سرما میں چارے کی کمی کے خطرہ کو محسوس کر رہے ہیں اب رہا یہ سوال کہ سبز چارہ کی کمی کا کیا بندوبست کیا جائے اسکے واسطے زمینداروں کو چاہئے کہ وہ ماہ اسوج یعنی نصف ماہ ستمبر میں برسیم کی کاشت کریں۔ اسکی فصل ماہ جیٹھ تک رہتی ہے۔ طریق کاشت سینجی کی طرح ہے۔ مگر اس کو صرف ماہ اسوج میں کاشت کر کے آخیر ماہ بساکھ سے لیکر نصف جیٹھ تک سات عدد کٹنیاں لی جا سکتی ہیں۔ ہر ایک کٹائی کا وزن فی ایکڑ اوسطاً [illegible] سینجی [illegible]

AsliAhleSunnet.com

دھوکہ سے بچیں!

کوی نودوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھکر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کردیں اور کیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دھارا کا نسخہ بنانے والے کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے اس لئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے بارہ آنے (۲۲؍) نصف ایک روپیہ چار آنے (عہ؍) نمونہ صرف آٹھ آنے ۸؍

خط وکتابت کے پتہ پر:- امرت دھارا (۲۳) لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اکسیر ہاضمہ رجسٹرڈ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبیہ عہ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کردینا اس کا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸؍ محصول ۵؍

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عمہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کریں۔ (مہتمم کتب خانہ)

مومیائی

معدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ بیزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھلینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی

قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ للعہ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک یا انگ غیرہ سے محصول ڈاک علاوہ۔

(۸۲۵)

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ

"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" ۵ دیکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب قصور لاہور

مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں" (۱۳۔ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج

"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست مومن بھری ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۰۔ اگست ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

AsliAhleSunnet.com

۲۴۸/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۱۰/۱۲

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (عہ)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

۲۵/۲۵

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱۸۵۷ء

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، دوہے (گردولس) ڈھاک، نزول ناخونہ، رتوندی، سعدش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں حکیموں، ویدوں، روسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

خورشید صداقت

اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ اور رسالت محمدیہ کو عقل وحکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ عبارت عام فہم اور سلیس۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

شان قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید دیوبندی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں اس کا اُردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اُردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت ۵ر

اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت صرف چار آنے (۴ر)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانی ست دہرم۔ موصوف کے نام اور زوردار مضامین سے ناظرین بخوبی واقف ہیں جن کے مضامین کو پڑھ پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے جیران ہوچکے ہیں۔ اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعوےٰ ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپیہ خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کرسکتا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ درجہ۔ قیمت صرف عہ (ایک روپیہ چار آنہ)

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح کے عربی رسائل کے اُردو تراجم

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیا الشیطان

ترجمہ اُردو مع متن عربی - اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء مشائخ میں شناخت کردی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ مکاروں کے بے شمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنید رح، حضرت بایزید بسطامی رح، حضرت ابو سفیان دارانی رح وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے اور اس ضمن میں امام ابن تیمیہ رح نے قرآن و حدیث کے اہم مطالب کی تفسیر بھی کردی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیارِ نبوت عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت عیسےٰ ع سے کیونکر افضل ہے قیمت صرف عہ

کتاب الوسیلہ

اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات، زیارت القبور، بدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور ان کے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا ہے۔ حجم ۲۸۴ صفحات - قیمت بلا جلد ۱۲؍ - مجلد ۲ روپے

تفسیر سورہ اخلاص

جامع و مکمل تفسیر ہے۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کو ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ اس کتاب کو رٹ کرنے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ حجم ۲۱۲ صفحات۔ قیمت ۸؍

رحلت مصطفےٰ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز

پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید

مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنےٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ اور توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۳؍

اسوۂ حسنہ

زاد المعاد (ھدی الرسول) کا اردو ترجمہ جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و معاملات عبادات اور غزوات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت بے جلد ۶؍ - مجلد ۱۲؍

(۹۳۴)

تفسیر آیۃ کریمہ

یعنی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کی تفسیر ہے۔ جسے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی تفسیر میں تمام مفسرین سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سب سے اول لفظ دعاء پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد بتلایا ہے کہ آیۃ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ افضل ترین دعا کونسی ہے۔ قیمت صرف ۲؍

تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں امام صاحب موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب۔ ملک۔ الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلال سے راجح ترین قول کی تحقیق کی گئی ہے۔ آیۃ من الجنۃ والناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۹؍

ائمہ اسلام

اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہایت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

الآثار المتبوعۃ بجواب الاعلام المرفوعہ

اس کتاب میں احادیث صحیحہ سے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک ہونے کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے دلائل رکیکہ اور ادعائی و احتمالی اجماع کی واشگاف تردید کی گئی ہے۔

قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ :- نیجر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

بندگی ترجمہ رسالہ العبودیت۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں یا ایھا الناس اعبدوا ربکم کی نہایت جامع اور مبسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۸؍ روپے

اصحاب صفہ امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اُردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ مکہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی: وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰؍

العروة الوثقیٰ ترجمہ الواسطہ بین الحق والخلق۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور کتاب و سنت کی روسے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۶؍

العقیدة الواسطیہ (ترجمہ اُردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے اس کی پوری پوری تشریح ہے ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری، نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶؍

زیارة القبور اُردو مع متن عربی۔ اس میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں گویا اہل بدعت کی تردید میں ہے۔ قیمت ۹؍

مجذوب "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ اس کتاب میں مجذوب، مجنون، اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا ہمارا دراصل نہایت یاس انگیز عملی انحطاط ہے اور فرمایا ہے کہ جو قوم پاگلوں کو ولی اللہ سمجھے اس پر فلاح و خیر کے دروازے کھلنا کس قدر محال ہے قیمت ۴؍

تفسیر سورة الکوثر اردو ترجمہ از مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی۔ واقعی نایاب کتاب ہے۔ قیمت ۲؍

مناظرہ ابن تیمیہ بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر [illegible] دعوی ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی خود شیخ موصوف کی قلم حقیقت رقم نے لکھا ہے۔ قیمت ۵؍

درجات الیقین صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں۔ اس میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲؍

سیرت امام ابن تیمیہ مصنفہ چودھری غلام رسول صاحب مہر چیف ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم تربیت، تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلا و مصیبتیں، جہاد بالسیف، مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور، قیام دمشق قید اور وفات، امام اخلاق اور تصانیف، حضرت امام اور بعد کا دور، مقابلہ [illegible] کتاب ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۹؍

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید و اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اوله الی آخره اس میں درج ہے اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت عہ (پتہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلامی تصوف

از علامہ ابن قیمؒ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے، صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت، اور سالک باللہ کا تمام تر انحصار، رسول اللہ صلعم کی لائی ہوئی شریعت کے اتباع پر ہے اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا صوفی، فقیر یا سالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو طریقت اور حقیقت میں معرفت الٰہی کے حصول کے لئے اسی شاہراہ شریعت کے صراط مستقیم کو اپنا نصب العین بنائے۔ نیز درجات قرب و مقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ نادر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍

نوٹ: ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب کے لئے وی۔ پی نہیں بھیجا جائیگا اور محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔ کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں:-

دفتر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com